لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۹ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری — جلد ۱

Calcutta: Wednesday, November 20, 1912.

الله اكبر! الله اكبر! لا اله الا الله و الله اكبر! الله اكبر!
و لله الحمد!!

— * —

و اذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت و اسماعيل ، ربنا !
تقبل منا ، انك انت السميع العليم - ربنا ! واجعلنا مسلمين
لك و من ذريتنا امة مسلمة لك ، و ارنا مناسكنا
و تب علينا ، انك انت التواب الرحيم - ربنا !
وابعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم
اياتك و يعلمهم الكتاب و الحكمة
و يزكيهم ، انك انت العزيز الحكيم -
و من يرغب عن ملة ابراهيم
الا من سفه نفسه ، و لقد اصطفيناه
فى الدنيا و انه فى الآخرة
لمن الصالحين -

(٢ : ١٢١)

اس ہفتے کا پرچہ عید کی تعطیل کیوجہ سے بجائے بدھ کے جمعرات کو نکلتا ہے -

مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم (رجسٹرڈ) سرگودھا

۱ احیائے دین کی تحریک دار العلوم دیو بند کے شجرۂ طیبہ کے شیریں پھل مدرسہ "ضیاء العلوم" جس کی بنیاد ۲۳ سال قبل حق سبحانہ کے فضل و کرم سے اُس پر توکل کر کے داعی حق شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد امیرؒ نے جامع مسجد حنفیہ بلاک ۱۸ سرگودھا میں اخلاص کے اس جذبہ سے رکھی، تاکہ مسلمانو کے ایمان و عقائد کے تحفظ کے ساتھ ساتھ آنیوالی نسلوں میں دینی شعور پھیلے، نیز جاہلانہ رسوم و مشرکانہ بدعات کی جگہ سُنت نبوی کا نقشہ پیش کیا جائے۔

اشاعت توحید و سُنت کی یہ درسگاہ معیاری تعلیم و تربیت کی بنا پر ترقی کی منازل طے کرنے لگی۔ اور ساتھ ہی ساتھ پیغام محمدی اور دعوت نبی کا حلقہ وسیع تر ہوتا چلا گیا۔

علم دین کے ہر بنیادی شعبہ کا قیام

۱ شعبہ درس نظامی ۲ شعبہ تعلیم القرآن، حفظ و ناظرہ ۳ دار الافتاء، ۴ شعبہ تصنیف و تبلیغ،

۵ لاجواب کتب خانہ۔ جس میں حدیث و تفسیر، فتاویٰ، علوم عقلیہ و نقلیہ، منطق، سے متعلق کتب کا معتدبہ ذخیرہ موجود ہے۔ جو بصرف زر کثیر جمع کیا گیا ہے۔

۶ شعبہ دورۂ تفسیر القرآن۔ جو شعبان سے رمضان تک سلف صالحین کی فکر کے مطابق مکمل تفسیر قرآن کی صورت میں پڑھائی جاتی ہے۔ جسمیں ملک کے علماء، فضلاء اور طلباء کثیر تعداد شریک ہوتی ہے۔ حضرت شیخ التفسیر عرصہ تیرہ سال سے استقامت و پامردی کے ساتھ الحاد و زندقہ اور باطل نظریات کے مصروف جہاد ہیں۔ اس انتھک محنت کے نتیجے میں یہ مدرسہ ایک مثالی ادارہ بن گیا۔

حضرت مرحوم کی زندگی میں باقی محنتی اساتذہ اور مستعد عملہ کے علاوہ، خداوند کریم نے اِس ادارہ کو شیخ الحدیث والتفسیر عالم ربانی تلمیذ حضرت مفتی اعظم محمد کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد سید حسین شاہ صاحب سابق مدرس مدرسہ امینیہ دہلی جیسی بیدار مغز، علم و عمل کی پیکر شخصیت عطا فرمائی جن کی سرپرستی میں یہ ادارہ کما حقہ مادر علمی دار العلوم دیو بند کی نمائندگی کر رہا ہے۔ آپ کے قلمی جہاد نے ادارے کے قیام کا مشن پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ خدا ایسے علمی مراکز کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین

ایمان، توحید و سنت کے انمول جواہر پارے

غیب دانی پر علمائے احناف کی تحقیق /۳ روپے تالیف مولانا حسین علیؒ ـــــ الدر المنثورہ فی ربط آیات والسورہ /۴۴ روپے تالیف حضرت مولانا محمد امیرؒ ـــــ دعوت الحق ۵۰/۷ روپے الاقوال المرضیہ فی الاحوال البرزخیہ /۱۰ روپے ـــ القول المرعی فی القبر الشرعی /۱۰ روپے مؤلفہ حضرت مولانا محمد حسین نیلوی ـــ التوحید مکمل (زیر طبع، تالیف حضرت مولانا محمد امیرؒ ـــ ندائے حق اشاعت دوم (زیر طبع)، تالیف حضرت نیلوی ـــ رد منکرات حیات الاموات تالیف حضرت نیلوی /۵ روپے ـــ بشریت النبیؐ /۱ روپے رسمی مسلمان (زیر طبع)، شفاء الصدور فی تحقیق عدم سمع من فی القبور (عربی) /۱۵ روپے ـــ خیر الکلام فی تقبیل الابہام (زیر طبع)، ہدایت الکلام فی عقائد الاسلام زیر طبع، رق منشور فی احکام الموتیٰ والقبور /۶ تفسیر تسہیل التنزیل مع ربطی ترجمہ، زیر طبع،

نیز ہر قسم کی دینی، تبلیغی، درسی، اصلاحی کتب ہم سے خرید فرمائیں۔ مدارس دینیہ کے علماء و طلباء کو خصوصی رعایت

ناظم مکتبہ حسینیہ (مولانا) ضیاء اللہ مہتمم مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم (رجسٹرڈ) جامع مسجد حنفیہ بلاک ۱۸ سرگودھا

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
7-1, MacLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ۱۹ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری — جلد ۱
Calcutta: Wednesday, November 20, 1912.

فہرس

شذرات	۲
مقالۂ افتتاحیہ	
عید اضحی نمبر (۱)	۵
مقالات	
الاسلام و الاصلاح نمبر (۲)	۸
شئون عثمانیہ	
جنگ کی اغلب رو	۱۰
معرکۂ قرق قلعسی کی تفصیل	۱۱
شہر اشوب اسلام	۱۲
تذوم العرب	۱٤
فہرست زراعانہ ہلال احمر نمبر (۱)	۱۶

تصاویر

" وادی غیر زرع " ایام حج میں مرقع اضحیہ عید (صفحۂ خاص)	۷

ایڈیٹر الہلال کا سفر

— * —

امید ہے کہ انشاء اللہ اسی ہفتے کے اندر ایڈیٹر الہلال بعض اہم اغراض سے ایک مختصر دورہ شروع کردیگا ' جو ممکن ہے کہ پیش آنے والے واقعات سے وسیع تر ہو جائے - و الامر بیدہ سبحانہ و تعالی -

---

مناستر کے قبضے کی تغلیط

— * —

صلح کی بے سر و پا افواہ ' بلغاری فوج کی سخت ابتری' اموات کی کثرت' ہیضے کی شدت ' باب عالی نے مہلت جنگ کی شرائط نا منظور کیں ' جنگ برابر جاری رہے گی ' ملک اور حکومت ' دونوں کا یہی منشا ہے -

— * —

و یستعجلونک بالعذاب ' و لولا اجل مسمی ' لجاءهم العذاب ولیاتینهم بغتة وهم لا یشعرون (۲۹ : ۵۳)

— * —

بنام الہلال

— * —

قسطنطنیہ - ۲۱ نومبر صبح - ۱۰ بجے

قوت اور فتح و نصرت ' دنوں روز بروز بڑھتی جاتی ہیں - کوئی دن دشمنوں کی سخت و شدید شکستوں کی بشارت سے خالی نہیں جاتا ' شہر میں پورا سکون ' اور حکومت مہینوں جنگ قائم رکھنے پر قادر ' مناستر کی تسخیر بالکل غلط ہے ' البتہ ۱۹ کو شہر کے جنوب میں ایک جنگ ہوئی اور حملہ آور سخت نقصان اٹھا کر واپس گئے - شتلجا کی قوت اور سامان ہر گھنٹے المضاعف ' بلغاری فوج فاقہ اور اثرت ہیضہ سے تباہ ہو رہی ہے ' روزانہ اموات کی تعداد بے شمار - صلح کا یہاں ذکر تک نہیں ' مہلت کی شرطیں نا منظور کردیں ' ملک اور گورنمنٹ ' دونوں جنگ قائم رکھیں گے ' گھبراؤ مت ' مگر دعاؤں میں ہم کو نہ بھولو ' خط جاتا ہے -

(عبید اللہ)

شذرات

النبا العظیم

(۲)

—*—

اگر موجودہ جنگ کی تاریخ کا کوئی پر فخر ایڈیشن سوفیا سے شائع کیا گیا' اور اسمیں سقوطری' اسکوب' یانا' اور کرک قلعسی کی شاندار فتوحات کی داستانسرائی کی گئی' تو دنیا میں ایک شخص ہوگا جو سروین اور بلغارین سپاہیوں کی فاتح تلواروں کے مقابلے میں اپنی گھسی ہوئی پنسل کو پیش کریگا' اور دعوا کریگا کہ مقبوضہ مقامات کی فتح و نصرت کی داد کا اصلی حصہ اُسی کو ملنا چاہیے کیونکہ بلغاری توپ خانے کے گولوں کی آواز بھی جن مقامات تک نہیں پہنچتی تھی' وہاں اسکی پنسل اور تار کے فارم کا عام فتح لہرانے لگتا تھا!

یہ فاتح مدعی موجودہ جنگ کا تنہا راوی (لفٹننٹ ویگنر) ہوگا!

اگر اس عجیب و غریب فاتح نے ایسا دعوا کیا' تو اسکا دعوا بالکل بے خوف ہوگا' البتہ شاید ایک زبان ہو' جو اس مدعی کو بھی اپنا مدعا علیہ بنالے - یہ مسٹر (اسکویتھ) بالقابہ ہونگے - کیونکہ قسطنطنیہ کی فتح کے انتظار میں جو دماغی اور اعصابی شدائد انکو برداشت کرنے پڑے' اور بدبختی سے جسکا سلسلہ بدستور جاری ہے اُسکی ذمہ داری سے یقیناً یہ مدعی فاتح اپنے تئیں نہیں بچا سکے گا' علی الخصوص جب انگلستان کی موجودہ اندرونی معرکہ ارائی کو پیش نظر رکھا جاے' جسکا نازک وقت لبرل وزیر اعظم سے ایک غیر معمولی ہمت اور شجاعت کا طلبگار تھا' اور موسم سرما کے اُن شدائد کو دیکھا جاے' جو گو چتلجا کی لائنوں کے سامنے بلغاری حملہ آوروں کے لئے ناگزیر ہوں' مگر فتح قسطنطنیہ کے انتظار کیلیے انگلستان میں تو کسی طرح موزوں نہیں کہے جاسکتے' تو اس وقت مسٹر اسکویتھ کے دعوے کی اہمیت قدرتی طور پر بڑھ جاتی ہے اور اگر انہوں نے دعوا کیا' تو امید ہے کہ دنیا کی ہمدردی انکے ساتھ ہوگی -

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ آج پریس کی دنیا پر حکومت ہے عین یورپ میں ایک لڑائی ہو رہی ہے' ۶۶ سے زیادہ نامہ نگار یورپین اخباروں کے میدان جنگ میں بتلاے جاتے ہیں - مگر پھر بھی تمام دنیا کی معلومات پر سوفیا کی گورنمنٹ حکومت کر رہی ہے' اور جن واقعات کو چاہتی ہے دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے' اور جن کو چاہتی ہے' تاریکی میں مدفون کر دیتی ہے - (لفٹننٹ ویگنر) ایک ہی راوی ہے' جس نے کرک قلعسی کے معرکے تک تمام عالم میں خبریں مشتہر کی تھیں' اور صرف اسی کو جرنیل ساؤرف کے خیمے کی معلومات براہ راست حاصل کرنے کا فخر حاصل ہوا تھا' لیکن اب خود لندن کے سیاسی حلقوں میں علانیہ اعتراف کیا جا رہا ہے کہ "اس وقت تک موجودہ جنگ کی نسبت جس قدر خبریں ملی ہیں' آن پر پھر سے نظر ثانی کرنی پڑیگی" اور خود مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار اقرار کرتا ہے کہ "جب مفروضات اور بلقانی توقعات کو واقعات کی صورت میں دنیا تسلیم کر چکے گی' اور ایک عظیم الشان جغرافیائی انقلاب مشرقی یورپ میں ہو چکے گا' تو اسکے بعد شاید مورخ آئیں گے' اور اس جنگ کی کوئی صحیح تاریخ مرتب ہوگی"

یہ سچ ہے کہ مسیحی مذہب کو کذب و کذابی سے تمام مذاہب عالم میں ایک مخصوص و ممتاز مناسبت حاصل ہے - اور ایک مسیحی شخص جس طرح اپنی روزمرہ کی زندگی میں سچ بولنے کا عادی نظر آتا ہے اس سے کہیں زیادہ مذہبی اور قومی معاملات میں جھوٹ بولنے کیلیے بے پروا ہے - اس کے سامنے مسیحیت کے مقدس رسولوں کی سنت موجود ہے' جنمیں سے ایک نے مرغ کے تین بار اذان دینے سے پہلے مسیح پر لعنت بھیجی تھی' اور دوسرے (سینٹ پال) نے بغیر روح القدس کو ناراض کیے رومیوں کے سامنے متعدد مرتبہ بے تکان جھوٹ بولا تھا' پس آج بھی کسی مسیحی وجود سے خواہ وہ کسی جنگ کا راوی ہو' یا کسی بڑی حکومت کا وزیر خارجی' قومی و مذہبی معاملات میں سچ بولنے کی امید رکھنا ویساہی بے سود ہے' جیسی یہ خواہش ناممکن الحصول ہو سکتی ہے کہ "باب مسیحیت" کے افتتاح کا منظر دیکھکر انگلستان کا وزیر اعظم صلیبی اسپرٹ کے اظہار سے باز رہے' مگر تاہم ایک ضروری سوال یہ ہے کہ ان مکذوبات کی اشاعت کیا صرف مسیحی فطرۃ ثانیہ ہی کا ظہور تھا یا سیاسی دسائس کے شیاطین نے کوئی اور مقصد بھی ملحوظ رکھا تھا؟

اصل یہ ہے کہ بلقانی اتحاد کی ابتدائی اشاعت' مانٹی نیگرو کی تحریک' بلغاریا کا ابتدائی انکار' پھر پرجوش اقدام' اور معرکہ قرق قلعسی کے ساتھ ہی انگلستان' اسٹریا' اور فرانس کے بدحواسانہ اظہارات پر ایک سرسری نظر بھی ڈالیے' تو اصل مقصد بے نقاب ہوجاتا ہے' اور صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ فی الحقیقت بلقانی اتحاد جو نتائج حاصل کرنا چاہتی تھی' انکا اصلی موقعہ میدان جنگ میں نہیں' بلکہ اخباروں کے صفحات پر تھا - جنگ کے چھڑ جانے سے پہلے دول یورپ کی ذمہ دار زبانوں نے اعلان کردیا تھا کہ جنگ کا خواہ کچھ نتیجہ ہو' مگر اسکا اثر حکومتوں کے جغرافیے پر کچھ نہ ہوگا' یہ صرف اسلئے تھا کہ اگر ترکوں نے سوفیا اور استنجی پر قبضہ کرلیا' تو فتح یونان کی طرح اس جنگ کے نتائج سے بھی باب عالی جبراً محروم رکھا جاے -

لیکن جنگ کے چھڑتے ہی بلغاریا نے اپنی فتوحات کی خبروں کا عمدہ انتظام کرلیا اور پے در پے کامیابیوں اور سخت ترکی شکستوں کی خبریں شائع کرنا شروع کردیں - یہ ایک عمدہ ذخیرہ دلائل تھا' جو وہ یورپ کے نظارت ہاے خارجہ کے لیے بہم پہنچا رہی تھی' تاکہ انکی بنا پر فوراً پچھلی راے کے تغیر کا اعلان کردیا جاے' اور ایک مرتبہ تمام یورپ میں بلقانی ریاستوں کی کامیابی کا غلغلہ بلند ہو جاے - ترکی شکستوں کے ساتھہ مافوق الفطرۃ نقصانات کے شمار و اعداد' باب عالی کی کمزوری' ہیضہ کی کثرت' عام طور پر قسطنطنیہ میں سراسیمگی اور مایوسی' ان تمام باتوں پر اسلیے زور دیا جاتا تھا' تاکہ بتلایا جا سکے کہ اب ترکوں کی فتحیابی کی کوئی امید باقی نہیں رہی ہے' اور وقت آگیا ہے کہ یورپ ایک کانفرس منعقد کرکے فوراً قطع و برید کی کاروائی شروع کردے - چنانچہ معرکۂ قرق قلعسی کی خبروں کے شائع ہوتے ہی سر ایڈورڈ گرے اور ایم سارا نوف کی انگلیاں مسئلہ مشرقی کی قینچی کے حلقوں میں نظر آنے لگیں' اور مسٹر ایسکویتھ اُس تعجب انگیز اتحاد کی خبر دیتے ہیں جو مشرقی مسئلہ کی خوش قسمتی سے اس وقت تمام دول یورپ میں موجود ہے -

اب دنیا بدل گئی ہے - جس وقت تک ترکوں کی طرف سے وفیا پر ...ض ہوجانے کا خوف تھا' اس وقت تک جنگ محض

ایک بدل تھي ' جسکا نتیجه خواه کچھه هو' مگر فتح مند فریق اور هزیمت خورده مقابل ' دونوں نتیجه کے لحاظ سے یکساں سمجھے جائیں گے ' لیکن اب " پچھلي حالت کا لوٹ آنا محال هے " اور انگلستان کا نیا ولیم پٹ (مسٹر اسکویتھه) کہتا هے که " مشرقي یورپ کا نقشه بدل دو " !

فتح قسطنطنیه

ایک عمده بات هے که هندوستان کے نائب السلطنت اور مصر کے فاتح سوڈان نے ٹرکش ریلیف فنڈ میں چنده دیا ' اور گو هم دهلي کي جامع مسجد کي اُن صفوں میں کوئي جگه حاصل نه کرسکے ' جو ان واقعات کي شکر گذاري کیلیے مرتب هوئي تهیں' تاهم اپنے گهر میں بیٹھکر تو خوش هوسکتے هیں - لیکن سوال یه نهیں هے که هندوستان میں ترک زخمیوں کي مرهم پٹي کے لیے کیا کچھه دیاگیا ؟ بلکه پوچهنا یه هے که انگلستان میں ٹرکي کے زخمي جسم کي قطع و برید کے لیے کیا کچھه کہا گیا هے ؟

تاریخي واقعات کا تشابه بعض اوقات کیسا عجیب هوتا هے ! (گبن) نے ایک یوناني پیشین گوئي کا ذکر کیا هے' جو سلطان محمد فاتح کے حملۂ قسطنطنیه کے زمانے میں رومیوں اور یونانیوں کي اُمید کي آخري غذا تهي ' اس پیشین گوئي میں یقین دلایا گیا تھا که گو ترک قسطنطنیه کو فتح کرلیں' لیکن جس وقت وه (سینٹ صوفیا) کے گرجے کے پاس پہنچیں گے ' معاً ایک خونخوار فرشته آسمان سے اُتر آئے گا اور فاتحوں کو شکست دیکے سرحد ایران تک بھگا دیگا -

سلطان جب فتح کے بعد سینٹ صوفیا کے دروازے پر پہنچا ' تو اسکے اندر هزاروں آدمي اس آسماني فرشتے کا انتظار کر رهے تهے ' لیکن دروازے کے ٹوٹنے کي آواز نے انهیں بتلادیا که آسماني فرشته کي جگه سلطان محمد کي فاتح تلوار سامنے آنے والي هے -

بعینه یهي حال ۹ نومبر کو سینٹ صوفیا کي جگه گلڈ هال میں هوا جبکه مسٹر اسکویتھه فتح قسطنطنیه کا چند گھنٹوں کے اندر انتظار فرما رهے تهے ' اور " باب مسیحیت " کے افتتاح نے انکے تخیل میں طلائي صلیبوں کي ایک مقدس قطار کهڑي کردي تهي - وه دیکھه رهے تهے که صلیبي جنگ کي فراموش شده گیتوں کي متبرک صداوں میں ایک مقدس رسم کي وقار و عظمت کے ساتھه قسطنطنیه میں داخل هورهے هیں' اور سینٹ صوفیا کا پراسرار راهب اسکي دیواروں سے نکلکر اپنے برکت کے هاتهه پهیلا رها هے (۱)

لیکن عین اس شوق و محویت کے عالم میں فتح قسطنطنیه کی جگه ریوٹر نے بلغاري شکستوں کي پے هم خبریں سنانا شروع کردیں ' اور قسطنطنیه کي فتح یابي کي جگهه ' ایڈریا نوپل کي کامیابي بهي انکے نظارۂ باب مسیحیت کي طرح خواب و خیال ثابت هوئي !

هفتۂ جنگ

خبروں کا قدیم انداز گو برابر قائم رها لیکن ساتھه هي قسطنطنیه کي بعض خبریں اصلیت کو روشني بخشتي رهیں - اقرار حق کے لحاظ سے بهي یه هفته قابل ذکر هے که مارننگ پوسٹ ' ڈیلي ٹیلي گراف ' اور منچسٹر گارجین کے نامه نگاروں نے صاف صاف لفٹننٹ ویگنر کي باطل نگاریوں کا اعتراف کر لیا -

موجوده جنگ کي حالت یه معلوم هوتي هے که (شتلجا) کي مدافعت کي قوت و هزیمت پر تمام جنگ آکر ٹهر گئي هے - نقشه اپنے سامنے رکھکر دیکھیے تو آپکے دهني جانب قسطنطنیه هے ' بائیں طرف قرق کلعسي کا سلسله ' اور مثلث کے تیسرے کونے پر شتلجا' جو مغربي جانب کو قسطنطنیه سے ۲۵ میل کے فاصلے پر بیان کیا جاتا هے - یه دراصل ایک چهوٹا سا جزیره نما مقام هے جسکے جنگي استحکامات کا سلسله ۱۳ میل تک چلا گیا هے ' اور تیں کنارے پهاڑیوں کے پیچ در پیچ سلسلوں سے گهرے هوے هیں - عثماني تقویم جو سرکاري پریس سے هر سال شائع هوتي هے ' اسمیں ظاهر کیا گیا هے که سلطان محمد چهارم کے زمانے میں اس مقام کي جنگي ترقیات پر توجه کي گئي ' اور پهر گذشته ۸۰ برس کے اندر چالیس سے زیاده قلعے تعمیر کیے گئے - قلعوں کي ترتیب ایک دهري قطار کي صورت میں هے' جنمیں سے هر دو قلعه کے باهمي فاصلے کو چهوٹے بڑے دهسوں اور مورچوں کے سلسلے سے ملا دیا گیا هے -

۱۱ - نومبر سے ۲۰ نومبر تک جسقدر خبریں خود ریوٹر ایجنسي کے ذریعه آئي هیں' انسے بالکل غیر مشتبه طور پر ثابت هوتا هے که بلغاري قوت کے خاتمے کا جو خیال کیا گیا تھا' آینده پیش آنے والے واقعات اسکي تصدیق کیلئے طیار هیں - ۱۷ نومبر کے شام کے تار میں علاوه هز اکسلنسي ناظم پاشا کے سرکاري بیان کے' خود ریوٹر اور لندن ٹائمس کے نامه نگار شتلجا کي نا قابل تسخیر مدافعت' اور عثماني توپ خانوں کي اهمیت کا اعتراف کرتے هیں' ٹائمز کا نامه نگار صاف صاف لفظوں میں اقرار کرتا هے که بلغاروي توپ خانے کا مقام عثماني توپوں کے مقابلے میں بہت کم سودمند سمجها جاسکتا هے -

درحقیقت موجوده جنگ میں عثماني مدافعت کا یهي وه اصلي حصه تھا ' جسکا ایک تجربه کار انگریز فوجي افسر نے قرق قلعسي کے حملوں کے وقت ڈیلي ٹیلي گراف میں اظهار کیا تھا ' اور جسکي تحریر کا ضروري حصه آج کے الهلال میں کہیں درج کردیا گیا هے - اس نے لکھا تھا که " اگر تمام بلغاري توقعات کو واقعات کي صورت میں تسلیم کر بهي لیا جاے ' تو بهي اسکا کیا علاج که جب قسطنطنیه سے چند میلوں کے فاصلے پر شتلجا یا کسي اور مقام پر ترک بیٹھه رهیں گے ' تو اس وقت ترکوں کے اختیار میں هوگا که بهتر سے بهتر پوزیشن کے توپ خانوں سے مهلک نشانوں پر گولے پهینکتے رهیں' لیکن اسکے مقابلے میں حمله آوروںکي آخري جنگي قوت بالکل بے بس هوجاے گي اور بلغاري افسر اپنے بچاؤ اور تحفظ کیلیے مناسب مقامات کي تلاش میں سراسیمه هوکر یقیناً برباد هوجائیں گے " -

اس وقت تک علاوه اُن تین عظیم الشان شکستوں کے جو ۱۱ - نومبر سے پہلے ایڈریا نوپل کے حوالي میں بلغاریا کو دي گئیں ' خاص شتلجا کے مختلف خطوط مدافعت پر بهي پانچ سخت شکستوں کي خبریں آچکي هیں' اور خود ریوٹر کي بهیجي هوئي خبریں بلغاري حملوں کي پے در پے نا کامیوں کا اقرا کرتي هیں -

خبروں کي قدر و قیمت کا اس سے اندازه کیا جا سکتا هے که ۱۸ - نومبر کي صبح کو ریوٹر نے قسطنطنیه سے جنگ کے اختتام از گویا فتح قسطنطنیه کي خبر بے دریغ مشتهر کردي - اسکے جملے نهایت وقیع الفاظ اور واقعه نگارانه لہجے سے مرکب تهے ' دن کے گیاره بجے اس نے تمام قسطنطنیه میں مایوسي اور بے بسي کا عام منظر دکھا لوگ گولیوں کے چهوٹنے کي آواز بہت قریب سے سن رهے تهے اور یقین کیا جاتا تھا که جو کچھه هونا تھا هو گیا ' اب سعي و کوشش لا [illegible] هے - باوجود اس علم کے که ان خبروں میں سے ه

---

(۱) فتح قسطنطنیه کے بعد عیسائیوں میں مشهور هوگیا تھا که جب سلطان محمد فاتح سینٹ صوفیا کے گرجے کے دروازے پر پهنچا ' تو اُس وقت وهاں کا مقدس پادري نماز میں مصروف تھا ' ترک گرجے کے اندر داخل هوے تو معاً سامنے کي دیوار شق هوگئي اور پادري اسکے اندر داخل هوگیا ' ابتک وه اُسي دیوار کے اندر زنده هے ' جب دوباره عیسائي قسطنطنیه فتح کرینگے تو پهر دیوار شق هوگي اور پراسرار پادري نکل کر اپني بقیه نماز پورا کریگا -

دوسري خبر پہلي کي تغليط کرتي هے ' خود هم پر اس تاربرقي کا رکچھه اثر هوا وہ نا قابل بيان هے ' بالاخر شام کي خبرون کا انتظار نه کرسکے اور اُسي وقت متعدد تار تحقيق حال کيليے قسطنطنيه روانه کيے - ليکن ابھي چند هي گھنٹے گذرے تھے که ريوٹر ايجنسي کي دو بجے کي تقسيم ميں ۱۸ نومبر کا تار پہنچا ' جس ميں شتلجه کي ترکي قوت کے اجتماع عظيم ' بلغاري حملوں کي پے هم ناکامي ' اور جنگ روس و جاپان کي سي سخت گوله باري کے در پيش آنے کي خبر دي گئي تھي!

في الحقيقت آج بھي دنيا کے کان ويسے هي بے بس هيں ' جيسے ابسے صديوں پيشتر پريس اور تار کي ايجاد سے پہلے تھے ' کيونکه ريل نامه نگاروں کو جلد سے جلد پہنچا دے سکتي هے ' تار منٹوں کے اندر واقعات کو مشتہر کردے سکتا هے ' اور پريس انکو فوراً چھاپ کر هم تک پہنچا ديسکتا هے ' يه عظيم الشان انقلابات ضرور دنيا ميں هوچکے هيں ' ليکن اسکا کيا علاج که انسان کے جذبات و اخلاق غير متغير هيں ' اور جس طرح تہذيب و شائستگي کي تاريخ سے پہلے يه دنيا کا سب سے بڑا جانور جھوٹ بول سکتا تھا ' ٹھيک اُسي طرح اب بھي بول سکتا هے !!

فتح مناستر ليکن معلوم هوتا هے که گو بلقاني اتحاد اب ترکي مدافعت کے آگے همت هار چکا هو ' مگر انکے خدع و فريب کي قوت کے دم خم ميں ابتک کوئي فرق نہيں آيا ' چنانچه اس هفتے کي نئي جنگي داستان ميں فتح (مناستر) کا بھي دعوا کيا گيا هے -

تاروں کو بقيد تاريخ سامنے رکھيے اور اس داستان کے جلد جلد اولٹنے والے اوراق کا مطالعه کيجيے - ۱۹ کي شام کو خبر دي گئي که مناستر پر قبضه کرليا گيا ' پچاس هزار ترکوں نے تلوار رکھدي ' پھر ۲۰ کو دو بجے خبر آئي که شہر سپرد کرنے والے ترکوں کي تعداد ۵۰ هزار نہيں ' ۴۵ هزار تھي ' پھر ۲۱ کي صبح کو تيسرا تار پہنچا که فتح کي جو تفصيل بيان کي گئي هے وہ صحيح نہيں ' البته دس هزار ترکوں کا نقصان هوا -

ان تين خبروں کے بعد يقيناً اب چوتھي خبر يه آني چاهيے که فتح مناستر کي خبر هي سرے سے غلط هے ' اور گو اميد نہيں که جنگ کے صادق البيان راوي اس چوتھي منزل کو بھي طے کريں ' ليکن دنيا نے تو ضرور کر ليا هوگا -

هم کو يقين هے که فتح مناستر کي اصليت اس سے زيادہ کچھه نه هوگي که قرب و جوار کے کسي حصے ميں جنگ هوئي هے اور جنگ کا مطلب بلغاري فتوحات کے مورخ هميشه " فتح يابي " هي سمجھا کرتے هيں - سقوطري کي نسبت عرصه هوا منٹي نيگرو نے اعلان کرديا تھا که ايک شاندار کاميابي کے بعد اسپر قبضه کرليا گيا ' ليکن اسکے بعد سے ابتک متعدد خبريں سقوطري کے معرکوں اور خود محافظ شہر کے مقابلوں کي آچکي هيں اور قبضے کے بعد بھي اس پر قبضه کرنا ابھي متحدہ فوج کيلیے باقي رهگيا هے -

---

پيش آنے والے واقعات کو کون انسان [illegible] سکتا هے ؟ تاهم اگر هفتے بھر کي تمام تار برقيوں کو سامنے رکھا جاے ' اور صحيح قياسات سے کام ليا جاے ' تو صاف معلوم هوتا هے که :

(۱) بلقاني اتحاد کي تمام قوت اصلي و فرضي ختم هوگئي هے -

(۲) بلغاري فتوحات کي اشاعت کي خاموشي اس امر کيلیے دليل بين هے که اب قبل از وقت کاميابيوں کے اعلان کيليے انکے پاس کچھه نہيں رها هے -

(۳) جنگ نے ايک قوت گسل محاصرے کي صورت اختيار کرلي هے جو وقت ' بے شمار قوت ' بکثرت روپيه ' اور هر لمحه فراهم هونے والے سامان جنگ کي طالب هے اور کسي طرح بھي بلغاري حکومت اسکي استعداد نہيں رکھتي - موسم سخت و شديد ' اور برف باري کا عين عروج - پھر شتلجا کا قدرتي استحکام ' اور ترکي کمک و سامان جنگ کي راہ کا برابر کھلا رهنا مدافعت کي طاقت کو اور قوي کرديتا هے -

(۴) عثماني قوا فراهم هوگئے هيں ' اور روز بروز جمعية بڑھتي جاتي هے - ترکي گورنمنت نے ايک داخلي قرضه کا انتظام شروع کرديا هے ' اور سلطان عبدالحميد کے ۲۵ لاکھه پاونڈ بھي جرمن سے منگوا ليے هيں - قسطنطنيه سے ۲۵ ميل کے اندر سامان جنگ کي فراهمي بھي اسکے ليے کچھه مشکل نہيں ' پس عنقريب مدافعت کا اطمينان ' حمله کے طرف متوجه کرديگا -

(۵) عثماني بحري قوا جيسے کچھه هيں ' ابتک انسے اس جنگ ميں کام نہيں ليا گيا ' اب اگر شتلجا کي مدافعت ميں دو جنگي جہاز بھي مددگار هو گئے ' تو بلغاريوں کي حالت نازک سے نازک تر هوجاے گي -

(۶) سقوطري ' سلانيک ' اور مناستر کي فتوحات کي تمام تر خبريں مشتبه اور ناقابل اعتبار هيں ' اور کچھه عجب نہيں که محض چند مقابلوں اور معرکوں کو فتح و نصرت کے ادعا کے ساتھه شائع کرديا گيا هو -

(۷) صلح کي خواهش کي اصليت اس سے زيادہ نه تھي که شايد باب عالي اور بلقاني اتحاد نے متفقه طور پر عارضي مہلت جنگ کي باهم گفتگو چھيڑ دي هو ' اور باب عالي نے بھي سلسله جنباني کو جاري رکھا هو که بعض اسباب و مصالح سے مہلت کا نکل آنا اسکے ليے مفيد هو -

قلت گنجائش سے هم اُن واقعات و قرائن صحيحه کو بالتفصيل نہيں لکھه سکتے ' جن سے لازمي طور پر يه نتائج اخذ هوتے هيں - هماري احتياط اسکو پسند نہيں کرتي که اميدوں کے قائم کرنے ميں زيادہ جوش اور ادعا سے کام ليں ' بهر حال يه قياسات هي هيں ' اور سب معاملات الله کے هاتھه ميں هيں -

---

براہ راست تاروں کا انتظام آغاز جنگ سے هم نہايت مضطرب هيں ' که صحيح حالات معلوم کرنے کا کوئي انتظام کرسکيں وزراے قسطنطنيه کي حالت اس اعتبار سے واقعي قابل شکايت هے که جو تار بھيجے جاتے هيں ' وہ باوجود اس علم کے که قسطنطنيه تک ضرور پہنچ گئے هيں ' عموماً جواب سے محروم رهتے هيں - آغاز جنگ سے اس وقت تک مختلف وزرا کے نام متعدد تار جا چکے هيں ' مگر سواے ايک تار کے کسي تار کا جواب نہيں ملا - بالاخر هم نے ترکي کے بعض احباب کو خطوط لکھے اور تار کے ذريعے اهم واقعات کي تفصيل چاهي ' سر دست اسقدر انتظام تو هم نے کرليا هے که هر منگل يا بدھه کو بالالتزام ايک تار هفتے بھر کے اهم واقعات کي نسبت براہ راست همارے پاس آجائے اور وہ علاوہ روزانه ضميمے کے (جو محض لوکل اشاعت و واقفيت کے لئے شائع کيا جاتا هے) بدھ کے هفته وار پرچے ميں بھي درج هوسکے - اسکے علاوہ اگر هفته کے اندر کوئي غير معمولي واقعه پيش آيے گا تو اسکي اطلاع بھي بروقت مل جاے گي اور بصورت اهميت الهلال کے خريداروں ميں بذريعه مطبوعه کارڈ يا روزانه ضميمے کے کسي نه کسي طرح شائع کرديںگے - هم نے المويد قاهره کے نامه نگار سے بھي انتظام کرتا [illegible] هے ' جو آجکل ادريانوپل ميں موجود هے ' اور اميد هے که عنقريب منظوري کا آخري جواب مع خبر کے پہلے تار کے آجاے گا

افسانۂ عجم

عید اضحی

— * —

حریم عشق چو قربانگہ منا دیدم
کہ ہرطرف نگری ، صید بسمل افتادست

— * —

ان فی ذالک لایۃ لکم ، ان کنتم مومنین (۲ : ۵۰)

ایران میں ملاعنۂ روسیہ کے ایام تعطیل جشن

مسیحی تہذیب کے مناظر خونین نمبر (۲)

Al-hial Press-Calcutta

الهلال

۲۰ نومبر ۱۹۱۲

—*—

بسلسلۂ "الجهاد في الاسلام"

(۲)

عيد اضحى

—*—

الله اكبر! الله اكبر! لا اله الا الله و الله اكبر!
الله اكبر و لله الحمد !!

—*—

فلما اسلما و تله للجبين و ناديناه ان يا ابراهيم! قد صدقت الرويا انا كذلك نجزي المحسنين - ان هذا لهو البلاء المبين ' و فديناه بذبح عظيم ' و تركنا عليه في الاخرين ' سلام على ابراهيم - (۳۷ : ۱۰۴) (۱)

—*—

تهيک ابسے پانچ هزار دو سو تينتاليس برس پيشتر دنيا کے ايک گوشے ميں کيسا عجيب و غريب انقلاب هو رها تها! ايک هولناک اور وحشت انگيز بيابان ريگ زار تها ' جسکي مهلک ريگ ' اور خشک سرزمين ميں هر طرف موت و هلاکت پهيلي هوئي تهي - ايک يکسر " وادي غير ذي زرع " (۱) تهي ' جسکي سطح بے نمو پر زندگي کي سبزي و شگفتگي کا نام و نشان تک نه تها - ليکن رب السماوات و الارض کے دو مخلص بندے تيے ' جنهوں نے انساني زندگي کيلئے اسي صحراے هلاکت کو ' آبادي کيليے اسي بيابان وحشت کو ' فلاحت و زراعت کيليے اسي سر زمين خشک سال کو ' اور خداے واحد کي پرستش و عبادت کيليے اسي صحرائي قربانگاه کو منتخب کيا تها - انکے چاروں طرف صحراے وحشت تها ' مگر انکے اوپر وه خداے حکيم و قدير تها ' جو آباديوں کا بخشنے والا ' اور زمينوں کي وراثت تقسيم کرنے والا هے - انکے هاتهه ميں پتهروں کے تکرے تيے ' جنکو ايک ديوار کي صورت ميں جمع کرتے جاتے تيے ' اور زبان پر يه دعائيں تهيں ' جو ادهر زبان سے نکل رهي تهيں ' اور ادهر قوموں اور ملکوں کي قسمتوں کا فيصله هو رها تها :

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم ! ربنا واجعلنا مسلمين لک و من ذريتنا امة مسلمة لک ' و ارنا منا سکنا و تب علينا ' انک انت التواب الرحيم ! ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم اياتک ' و يعلمهم الکتاب و الحکمة و يزکيهم ' انک انت العزيز الحکيم - (۲ : ۱۲۴)

الهي! يه همارے هاتهه تيري پرستش ' اور تيرے جلال و قدوسيت کے نام پر جو کچهه کر رهے هيں ' اسکو قبول کرلے ' بيشک توهي دعاوں کا سننے والا ' اور نيتوں کا ديکهنے والا هے ! الهي ! هم کو اپنا مسلم ' اور اطاعت شعار بنا ' اور پهر هماري نسل ميں سے بهي ايک ايسي هي امت پيدا کر ' جو هماري طرح مسلم و مومن هو! الهي! هم کو اپني عبادت و بندگي کے مقبول طريقے سوجها دے ' اور همارے قصوروں سے درگذر کر که توهي بڑا درگذر کرنے والا ' اور تو هي اپنے عاجز بندوں پر مهربان هے ! الهي ! هماري اس دعا کو بهي ان گهڑيوں ميں قبول کرلے که جو قوم هماري نسل سے پيدا هو ' ان ميں اپنا ايک ايسا برگزيده رسول بهيجيو جو انکو تيري آيتيں پڑهکر سنائے ' علم و حکمت کي تعليم دے ' اور انکے نفوس و قلوب کي اصلاح کرے ' الهي ! ان تمام باتوں کا تجهي کو اختيار هے ' اور تيري هي تدبير اصلي تدبير اور تيري هي حکمت اصلي حکمت هے !!

الله اکبر ! وه کيسا وقت تها ' جبکه صديوں اور هزاروں برسوں کا فيصله چند لمحوں اور منٹوں کے اندر هوگيا !! : الله اکبر الله اکبر ! لا اله الا الله و الله اکبر ! الله اکبر و لله الحمد !!

* * *

يه دعائيں اُن زبانوں سے نکل رهي تهيں ' جنميں سے ايک راه الهي ميں اپنے جذبات اور ارادے کي قرباني کرچکا تها ' اور دوسرا اپنے جان و نفس کي - دونوں نے اپني محبوب ترين متاعوں کو راه الهي ميں لٹا ديا تها - ايک نے اپنے فرزند عزيز کو ' اور دوسرے نے اپني جان عزيز کو ' دونوں مجاهد في سبيل الله تيے ' اور اسليے دونوں " مسلم " تيے - خدا نے ان دونوں کي دعاوں کو قبول کرليا اور اسطرح قبول کيا که دنيا کے پانچ هزار برس کے حوادث و انقلابات بهي انکي قبوليت کي صداقت کو دهبه نه لگا سکے - وه چند پتهروں سے چني هوئي چار ديواري ' جسکے چاروں طرف انساني هستي کي کوئي علامت نه تهي ' کروروں انسانوں کا پرستش گاه اور قبلۂ رجوه بني ' اور خدا کے جلال اور قدوسيت نے تمام عالم مين صرف اُسي کي چهت کو اپنا نشيمن بنايا - داود اور سليمان کا وه عظيم الشان هيکل ' جس کو هزاروں انسانوں کي سالها سال کي محنت و مشقت نے لنبے لنبے ستونوں اور گنبدوں کا ايک شهر بنا ديا تها ' چند صديوں تک بهي زنده نه رهسکا ' اور وحشي حمله آوروں نے بارها اسکي عظيم الهيئة ديواروں کو غبار بناکر اوڑا ديا ' ليکن چند پتهروں سے چني هوئي اس چار ديواري کے گرد ' دعاے ابراهيمي نے ايک ايسا آهني حصار کهينچ ديا تها که پانچ هزار برس کے اندر انقلابات ارضيه و سماويه نے سمندروں کو جنگل ' اور انساني آباديوں کو سمندروں کے طوفانوں کي صورت ميں بدلديا ' ليکن آجتک اسکي بنيادوں کو کوئي حادثه اور کوئي مادي قوت صدمه نه پهنچا سکي ' يهاں تک که تاريخ عالم ميں وهي ايک سر زمين هے ' جسکي نسبت تاريخ دعوا کر سکتي هے که اسکي مقدس اور محترم خاک آجتک غير قوموں کے گهوڑوں کي ٹاپوں سے محفوظ و مصئون هے -

(۱) پهر جب ابراهيم اور اسماعيل ' دونوں الله کے آگے جهک گئے ' اور ابراهيم نے اسماعيل کو ذبح کرنے کيليے ماتهے کے بل گراديا ' تو هم نے پکارا که اے ابراهيم ! بس کرو ! تم نے اپنے خواب کو سچ کردکهايا ' هم ايسا هي نيک بندوں کو انکے ايثار نفس اور فدويت نفس و جان کا بدله ديا کرتے هيں - بے شک يه ايک نهايت کهلي هوي يعنے ظاهري ازمايش تهي - اور ذبح اسماعيل کے فديے ميں هم نے ايک بهت بڑي قرباني (يعنے سنت ابراهيمي کي يادگار ميں تا قيامت جاري رهنے والي قرباني) ديدي اور تمام آنے والي امتوں ميں اس واقعه عظيمه کے ذکر کو قائم کرديا - پس سلام هو راه الهي ميں اپني قرباني کرنے والے ابراهيم خليل پر ! !

(۲) يعنے ايسي سرزمين ' جهاں زراعت و فلاحت کا نام و نشان نهيں - حضرت ابراهيم نے اپني دعا ميں فرمايا تها که " ربنا اني اسکنت من ذريتي بواد غير ذي زرع عند بيتک المحرم " يعنے الهي ! ميں نے اس بيابان مکه ميں اپني اولاد لاکر بسائي هے جهاں زراعت کا نام و نشان نهيں ' پس " وادي غير زرع " اسي آيت سے ماخوز اور اسي کي طرف اشاره هے -

اولم يروا انا جعلنا حرما امنا و يتخطف الناس من حولهم افبالباطل يومنون و بنعمة الله يكفرون ؟ (۲۹ : ۶۷)

کیا همارے اس قدرت کی نشانی کو لوگ نہیں دیکھتے ' کہ هم نے حرم مکہ کو (جو ایک غیر معروف و بے رونق خطہ تھا) امن اور حفاظت کا گھر بنا دیا ' اور ایک عالم نے اسکے ارد گرد هجوم کیا پھر کیا لوگ باطل پر ایمان لاتے اور الله کی نعمتوں کو جھٹلاتے هیں ؟

اور اگر کسی قوم نے اسکی عزت و احترام کو مٹانا چاها تو خداے قدوس کے دست کبریائی نے خود اس قوم کو صفحۂ هستی سے مٹا دیا :

الم ترکیف فعل ربک با صحاب الفیل ؟ الم یجعل کیدهم فی تضلیل وارسل علیهم طیراً ابابیل ترمیهم بحجارة من سجیل فجعلهم کعصف ماکول (۱۰۶ : ۱)

اے پیغمبر کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمهارے پروردگار نے اس لشکر کے ساتھ کیا سلوک کیا ' جو هاتھیوں کا ایک غول لیکر مکہ پر حملہ آور هوا تھا ؟ کیا خدا نے انکے تمام دار غلط نہیں کردیے ؟ اور انپر عذاب کی نحوستوں کے غول نازل نہیں کئے ؟ جنھوں نے انکو سخت بربادی میں مبتلا کردیا جو انکے لیے لکھدی گئی تھی یہاں تک کہ پامال شدہ کھیت کی طرح تباہ هوگئے

یہ اس دعا کے پہلے ٹکڑے کی قبولیت تھی - باقی دو التجاؤں کو جس طرح خدا تعالی نے قبولیت بخشی ' اسکی صداقت بھی اس بیت خلیل کی صداقت سے کم نہیں :-

لقد من الله علی المومنین اذبعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم ایاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب و الحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال المبین (۳ : ۵۸)

بیشک الله نے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ (دعاے ابراهیمی کو قبول فرماکر) انهی میں سے انکی طرف اپنا رسول بھیجا جو انکو احکام الهی پڑھکر سناتا ھے ' انکے نفوس کا تزکیہ کرتا ھے اور انکو علم و حکمت کی تعلیم دیتا ھے حالانکہ اس سے پہلے وہ سخت جہل وگمراهی میں مبتلا تھے

الله اکبر! الله اکبر! لا اله الا الله و الله اکبر! الله اکبر ولله الحمد!

* * *

قران کریم میں ایک بہت بڑا حصہ انبیاے سابقین کے قصص و اعمال کا ھے - اسکا عام انداز بیان یہ ھے کہ وہ پہلے ایک خاص تعلیم پیش کرتا ھے ' اور پھر اس تعلیم کی صداقت کیلیے امم گذشتہ اور اعمال انبیاے سابقہ کے حالات و واقعات سے ایک خطابی استدلال کرتا ھے ' تاکہ امت مرحومہ کے سامنے تعلیم ' اور اسکے عملی نمونے اور نتائج ' دونوں موجود هو جائیں -

لیکن تمام قران میں اگر مسلمانوں کے سامنے کوئی کامل زندگی ' اور کسی زندگی کے از سرتا پا اعمال ' بطور نمونے کے پیش کیے گئے هیں ' اور انکے اتباع کی دعوت دی گئی ھے ' تو وہ صرف دو نمونے هیں - خود شریعۃ اسلامیہ کے داعی کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم کی نسبت (سورۂ احزاب) میں فرمایا کہ :

لقد کان لکم فی رسول الله " اسوۃ حسنة " لمن کان یرجوا الله و الیوم الاخر وذکر الله کثیرا (۳۳ : ۲۱)

بیشک رسول الله کی زندگی میں تمهارے لئے (کہ الله اور یوم اخرت سے ڈرتے هو اور کثرت کے ساتھ اسکا ذکر کرنے والے هو) پیروی و اتباع کے واسطے ایک بہترین نمونہ ھے -

اور پھر (سورۂ ممتحنہ) میں ملت حنیفی کے داعی اول حضرت ابراهیم خلیل الله علی نبینا و علیہ السلام کی نسبت ارشاد هوا :

قد کانت لکم " اسوۃ حسنة " فی ابراهیم والذین معہ (۶۰ : ۴)

بیشک تمهارے لئے ایک بہترین نمونۂ عمل حضرت ابراهیم اور انکے ساتھیوں کے اعمال زندگی میں ھے -

پھر اسی رکوع میں حضرت ابراهیم اور انکے ساتھیوں کی تعلیم کی تشریح کرکے مکرر کہا کہ -

لقد کان لکم فیهم " اسوۃ حسنة " لمن کان یرجوا الله و الیوم الاخر ' و من یتول فان الله هو الغنی الحمید (۶۰ : ۶)

بیشک تمهارے لئے کہ الله اور یوم اخرت سے ڈرتے هو ' ان لوگوں کی زندگی میں ایک بہترین نمونۂ عمل ھے اور جو شخص اس کی طرف سے منهہ موڑلے ' تو الله تو انسانوں کے اعمال کا کچھہ محتاج نہیں ھے -

میں نے همیشہ اس امر پر غور کیا ھے کہ -

(۱) تمام قران کریم میں بیسیوں انبیاے سابقین کے حالات و اعمال بیان کیے گئے هیں ' لیکن کسی کی تمام تر زندگی کو بطور ایک نمونے کے مسلمانوں کے سامنے پیش نہیں کیا ھے ' الا حضرت ابراهیم کی -

(۲) تمام قران میں " اسوۂ حسنہ " کا لفظ صرف تین مقامات میں آیا ھے : اول سورۂ احزاب میں آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی نسبت ' اور پھر سورۂ ممتحنہ میں دو مرتبہ حضرت ابراهیم کی نسبت - اسکی علت کیا ھے ؟

(۳) سورۂ احزاب اور سورۂ ممتحنہ ' دونوں سورتیں زیادہ تر احکام جہاد و قتال فی سبیل الله ' اور بعض مقاتلات کے نتائج و ورود ابتلاؤ آزمایش ' وعجائبات نصرت الهیہ کے بیان سے معمور هیں - پھر یہ دونوں آیتیں جن رکوعوں میں آئی هیں ' وہ بھی تمام تر ذکر جہاد پر مبنی هیں - ضرور ھے کہ اسمیں بھی کوئی علت هو -

(۴) دونوں مقامات میں پوری مماثلت ' حتی کہ اشتراک جزئیات بیان بھی موجود ھے - سورۂ احزاب میں اس آیت کا وہ موقعہ ھے جہاں جنگ احزاب یا جنگ خندق کے واقعات کا تذکرہ کیا ھے اور زیادہ تر اُن منافقین اور ضعیف القلب اشخاص کا حال بیان کیا ھے جو اپنی تین هزار کی جمعیت کے مقابلہ میں حملہ آورونکی بارہ هزار مسلح اور متعدد قوت دیکھکر گھبرا اٹھے تھے - پھر اُس نصرت الهی کا حوالہ دیا ھے ' جس نے محصورین کو کامیاب کیا اور تمام حملہ آور ناکام و خاسر واپس گئے : هنالک ابتلی المسلمون و زلزلوا زلزالا شدیدا -

بعینہ یہی حال سورۂ ممتحنہ کے پہلے رکوع کا ھے - فتح مکہ سے پیشتر جب آنحضرت نے چڑھائی کا ارادہ کیا ' تو حاطب بن ابی بلتعہ نامی ایک صحابی تھے ' جنکے اهل و عیال مکہ میں موجود تھے انهوں نے پوشیدہ طور پر انکو اطلاع دیدی کہ اپنے تحفظ کا انتظام کر رکھیں - وحی الهی سے یہ چال آنحضرت صلی الله علیہ وسلم پر منکشف هوگیا اور آدمی دوڑا کر وہ خط راہ سے واپس منگوا لیا ' اسپر یہ سورہ نازل هوئی -

یا ایها الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیهم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق (۶۰ : ۱)

مسلمانو! اُن کافروں اور دشمنان توحید کو اپنا دوست نہ بناو جو همارے اور تمهارے دونوں کے دشمن هیں - (یہ کیسی بات ھے کہ) تم انسے نامہ و پیام جاری رکھتے هو؟ حالانکہ تمهارے پاس جو حق و صداقت الله کیطرف سے آئی ' وہ اس سے انکار کرچکے هیں ؟

حضرت ابراهیم اور انکے ساتھیوں کے " اسوۂ حسنہ " پر اسی رکوع میں توجہ دلائی گئی ھے -

پھر آیات متعلق حرب و قتال و تشویق جہاد فی سبیل اللہ میں اس "اسوۂ حسنہ" پر توجہ دلانے کی کیا ضرورت تھی ؟

(۱)

اصل یہ ہے کہ قرآن کریم اسلام کی جس حقیقت کو دنیا کے آگے پیش کرنا چاہتا تھا ' اسکے لحاظ سے اگر کوئی زندگی " اسوۂ حسنہ " ہوسکتی تھی' تو وہ صرف حضرت ابراہیم ہی کی زندگی تھی - اسلام ایک صداقت ہے' اور اسلیے دنیا میں اُسوقت سے موجود ہے' جس وقت سے کہا جاسکتا ہے کہ دنیا میں صداقت ہے' لیکن اس صداقت مبین کو ایک شریعت الٰہیہ کی صورت میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم ہی نے پیش کیا تھا ' اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے ہرجگہ انکو ملت حنیفی کے اولین واعظ کی حیثیت سے پیش کیا ہے اور انکی سب سے بڑی خصوصیت یہ بتلائی ہے کہ :

اذ قال لہ ربہ اسلم ! جب حضرت ابراہیم سے انکے پروردگار نے کہا کہ

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی ذرع عند بیتک المحرم ' ربنا لیقیموا الصلوۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون (۱۴ : ۴۰)

وادی غیر زرع

ایام حج میں

اذن فی الناس بالحج یاتوک رجالاً ' وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق (۲۲ : ۲۸)

قال اسلمت لرب مسلم (یعنے سچے فرمان بردار) ہوجاؤ' توانھوں العالمین (۲ : ۵۴) نے کہا کہ میں اسلام لایا تمام جہانوں کے پروردگار کیلیے

چونکہ حضرت ابراہیم اسلام کے پہلے داعی تھے' اسلیے انکا وجود یکسر پیکر اسلام تھا ' اور اپنے ہر عمل حیات کے اندر اسلام کی حقیقت کا ایک عملی نمونہ رکھتا تھا - وہ اسلام کے واعظ تھے' اور واعظ کے لیے اولین شے یہ تھی کہ تعلیم کے ساتھہ خود اپنی زندگی کا عملی نمونہ بھی پیش کردے' اور جن حقیقتوں کی طرف دنیا کو دعوت دیتا ہے ' انکو سب سے پہلے اپنے اوپر طاری کردے - حضرت ابراہیم نے اُن حقائق کو اپنے اوپر طاری کیا ' اسلیے انکا ہر عمل از سرتاپا صداے اسلام تھا اور وہی پیروان اسلام کیلیے عملی نمونہ یا "اسوۂ حسنہ" ہوسکتا تھا - یہی سبب ہے کہ خدا تعالی نے انکی زندگی کے تمام اعمال ہمیشہ کیلیے محفوظ کردیے' اور انکے ذکر کو بقاے دوام عطا فرمایا - دنیا کے بڑے بڑے کشورستانوں ' عظیم الشان فاتحوں ' اور خشکیوں اور سمندروں پر حکمرانی کرنے والی قوموں کو ہم آثار قدیمہ کے کھنڈروں بوسیدہ قبروں ' قومی روایتوں ' اور تاریخ کے کہنہ اوراق میں ضرور دیکھہ سکتے ہیں ' مگر تمام مجمع اولین و آخرین میں ایک انسانی ہستی بھی ایسی نہیں ملسکتی' جسکے اعمال حیات ' صفحوں اور مٹی کے ڈھیروں میں نہیں' بلکہ کروڑوں زندہ انسانوں کے اعمال کے

اندر سے اپنی حیات کا ثبوت دیسکتے ہوں - ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو دنیا کے سامنے " اسوۂ ابراہیمی " کی لازوال زندگی کا کیسا عجیب منظر ہوتا ہے ' جبکہ تاریخ کئی ہزار برس آگے بڑھکر لوٹتی ہے تاکہ اسلام کے واعظ اول کی زندگی کو ایک مرتبہ پھر دھرا دے - لاکھوں انسانوں کا مجمع ہوتا ہے' جن میں سے ہر وجود پیکر ابراہیم بن جاتا ہے اور " مقام خلت " کی سلطنت' تعین اور تشخص کو فنا کرکے اس پورے مجمع کو ایک " ابراہیم خلیل " کی صورت میں نمایاں کردیتی ہے !

و وھبنا لھم من رحمتنا و جعلنا لھم لسان صدق علیا (۱۹ : ۴۴)	اور ہم نے حضرت ابراہیم اور انکی اولاد کو اپنی رحمت میں سے بڑا حصہ دیا اور انکے لئے ایک اعلی و اشرف (طریق) ذکر خیر دنیا میں باقی رکھا -

آج ذی الحجہ کی نویں تاریخ ہے' جبکہ یہ سطور قلم سے نکل رہے ہیں - چشم تصور سے دیکھئے تو آپکے سامنے بندگان مخلصین کا ایک شہر آباد ہے - لاکھوں انسان ایک ہی لباس اور ایک ہی صدا کے ساتھہ ایک ہی کیلیے دیوانہ وار دوڑ رہے ہیں - بیشک " ابراہیم خلیل " کا وجود تنہا دنیا میں باقی نہیں رہا ' لیکن کیا ان لاکھوں عاشقان الہی میں سے ہر عاشق' اُسی عاشق اول کے فیضان عشق سے مستفیض نہیں ہے ؟ اگر ہے تو یقین کیجیے کہ " خلیل اللہ " آج بھی زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا - جبکہ میدان حج میں لاکھوں انسانوں کی زبانوں سے صداے لبیک ! لبیک ! اللھم لبیک نکلتی ہے ' تو اُس ایک ہی ابراہیم خلیل کی صدا ہوتی ہے جس نے ابسے پانچ ہزار برس پیشتر اپنے دوست کی صداے یا عبدی کے جواب میں عاشقانہ محویت کے ساتھہ لبیک کا نعرہ لگایا تھا - وہ ایک ہی وجود کے اندر کب محدود تھا کہ فنا ہو جاتا ؟ وہ تو اپنے اندر ایک پوری اُمت رکھتا تھا ' اسلیے آج بھی اپنی اُمت کی صورت میں موجود ہے ' اور قیامت تک موجود رہے گا :

ان ابراھیم کان امۃ قانتاً للہ حنیفا ولم یک من المشرکین (۱۶ :)	بیشک ابراہیم (گویا) ایک پوری اطاعت شعار اُمت تھا اور ایک ہی خدا کا ہو رہا تھا -

لیس للہ بمستنکر * ان یجمع العالم فی واحد !

باقی آیندہ

مقالات

الاسلام و الاصلاح

— * —

(۲)

چنانچه انہوں نے لکھا هے که :

"هم پر واجب هے که هم ذمیونکي شکایت کو سنیں اور هر ایسے امر کا تدارک کریں جوانکے مصالح کے خلاف هو - علامه قرافي کہتے هیں که مسلمانوں پر واجب هے که وہ کمزور ذمیونکے ساتهه نرمي سے پیش آئیں' انکي ضرورتوں کو پورا کریں' بهوکونکو کهانا کهلائیں' ننگوں کو کپڑا پهنائیں' انسے آهستگي اور نرمي سے گفتگو کریں' اگر وہ همسایه هوں' اور کسي قسم کي ان سے تکلیف پهنچے' توگو اسکي دفع کرنیکي قدرت هو' لیکن پهر بهي برداشت کرنا چاهیے - نه اسلیے که ان سے ڈرنا چاهیے یا انکي تعظیم کرنا چاهیے' بلکه اسلیے که انکے ساتهه نرمي کرنا چاهیے اور انکو مخلصانه طور پر نصیحت کرنا چاهیے' اگر کوئي انکو تکلیف پهنچائے تو انکو اس تکلیف سے بچانا چاهیے اور انکے مال و عیال اور آبرو کي حفاظت کرنا چاهیے - خلاصه یه که انکے ساتهه وہ تمام برتاو کرنا چاهئیں جو ایک کریم الاخلاق شخص کے لیے زیبا هیں"

اس فتوی سے دو نتیجے پیدا هوتے هیں -

(۱) ذمیوں سے مشورہ کرنے کو اسلام جائز رکهتا هے -

(۲) یہودیوں اور عیسائیوں سے کام لنیے کو اسلام جائز رکهتا هے -

اسکي تائید علامه ماوردي کے اس قول سے بهي هوتي هے که "اگر یہودي یا نصراني کسي عہدہ کے لیے کارکن هو تو شرعاً اسکے تقرر سے کوئي امر مانع نہیں گو وہ عہدہ وزارت هي کیوں نہو" -

اصول شریعت اسلامیه کو جب هم غور سے دیکهتے هیں تو اسمیں بهي کوئي ایسا قاعدہ نہیں پاتے جو مجلس نیابي (پارلیمنٹ) کے خلاف هو بلکه دو مشہور عالموں کے اقوال سے اسکي تائید هوتي هے - ابن العربي کہتے هیں که "قواعد شریعت کي رو سے باهم مشورہ کرنا بغیر کسي استثناء اور بغیر کسي تفریق کے واجب هے' چنانچه خود رسول معصوم اور انکے بعد کے لوگوں نے ایسا کیا" اور علامه تفتازاني لکهتے هیں که "مجلس شوری کے تمام اعضا بمنزله امام واحد کے هیں"-

علاوہ ان دو مشہور عالموں کے صلاح الدین' عبد الحلیم' حجة الاسلام امام غزالي' اور بہت سے علما سے منقول هے که قوم سے ملکي معاملات میں مشورہ کرنا نه صرف جائز هے بلکه اسلام کا اصول حکومت اور اصلي نظام خلافت هے -

لیکن یه کون نہیں جانتا که متاخرین سلاطین اسلام نے ملکي معاملات میں استبداد سے کام لیا اور حکومت و اختیارات اپنے لیے مخصوص کرلیے' یہاں تک که لوگ یه سمجهنے لگے که ڈیڑھ سو برس سے دولت عثمانیه میں جسقدر نقائص هیں' وہ صرف اسلیے هیں که دائرہ اسلام تنگ هے اور وہ غیر مسلم کے حقوق کا ضامن نہیں هو سکتا - مگر یه خیال ان لوگوں کے ذهن میں آسکتا هے جو اسلام سے ناواقف هیں ورنه اسلام تو عدل گستري' انصاف پروري' اور شخصي اغراض سے پاک هونیکي دعوت دیتا هے - چنانچه ایک حدیث سے معلوم هوتا هے که ان صفات سے موصوف هونا مذهبي فخر' رسوخ ملک' اور حفظ امن کا ذریعه هے - ابن خلدون امام کے ضروري صفات میں لکهتا هے "که امام ایسا شخص هونا چاهیے جو جمہور (پبلک) کے حقوق کا لحاظ کرے اور سب کیلیے نیکي کي راهیں آسان کردے

خواہ ذمي هو یا مسلمان" سید حسین اپنے خط میں جو انہوں نے ابن عباد کو لکها هے' لکهتے هیں "اصول شریعت کا مقتضي هے که امام کے تمام تصرفات کا مبني مصلحت عامه کا ارادہ هو" ابن نجیم کتاب الاشباہ والنظائر میں لکهتے هیں که "امام کے تمام تصرفات وابسته هیں مصلحت عامه کے ساتهه - امام کا کوئي فعل جسکا تعلق امور عامه سے هو شرعاً اسوقت تک نافذ نہیں هوگا جب تک که مصلحت عامه کے موافق نہو' اگر مخالف هوگا تو نافذ نہیں هوگا"

مسلمانوں میں علماء راسخین کو اس امر سے انکار نہیں هے که ممالک اسلامیه میں اختلال و طوائف الملوکي' سلاطین کے ساتهه علماء اسلام کي مداهنت اور انکے هر قسم کي ناجائز و جائز حرکات سے چشم پوشي کرلینے سے پهیلي - سید محمد بیرم لکهتے هیں که ان علما کے جهل نے عوام میں یه خیال پیدا کردیا هے که اصلاح و حریت' مدنیت و مساوات' اسلام کے خلاف هیں اگر درحقیقت ایسا هے تو همکو مسلمانوں کي ترقي سے مایوس هوجانا چاهیے بلکه یه سمجهنا چاهیے که باب عالي نے تمام دول یورپ کو اب تک مغالطه میں رکها هے -

لیکن جس شخص نے شریعت اسلامیه کا مطالعه کیا هے وہ اچهي طرح جانتا هے که جن امور کو ارباب غرض اسلام کیطرف منسوب کرتے هیں اسلام ان سے بمراحل دور هے ابو عقیل کہتے هیں که "حکومت کو چاهیے که ان امور سیاست میں جو شرعي هیں اور منصوص نہیں هیں اپني جولانگاہ نظر کو وسیع کرے حکومت کو غیر منصوص امور میں توقف نہیں کرنا چاهیے جو اسکے خلاف سمجهتا هے وہ غلطي کرتا هے"

بعض مغربي مصنفوں کا یه خیال هے که جب تک مسلمان نصوص قرانیه کے پابند رهینگے' کبهي مدنیت میں ترقي نہیں کرسکتے اسلیے که اسلام علوم و معارف کے مناسب نہیں' مگر انکو یه وهم اسلیے پیدا هوا که وہ مقاصد قران (کریم) سے ناواقف هیں - تاریخ اسلام شاهد هے که علماء عرب نے علوم و فنون حاصل کیے' حکمت کي کتابیں پڑهیں' ارسطو' اقلیدس وغیرہ وغیرہ کي کتابیں عربي میں ترجمه کیگئیں' اور آج مدارس عثمانیه کے نصاب میں ایسے فنون کي کتابیں لازمي طور پر داخل هیں' جنکے متعلق ان مصنفین کا یه خیال هے که وہ اسلام کے خلاف هیں' حالانکه وهاں کسي مسلمان نے اسپر اعتراض نہیں کیا - اور سب سے بڑهکر یه که دو اسلامي سلطنتوں مصر اور قسطنطنیه سے ایک تعداد طلبه کي انهي علوم کي تکمیل کیلیے یورپ بهیجي جاتي هے - اسلئے یه بالکل روشن هے که اسلام نے علوم کیلیے کوئي حد مقرر نہیں کي هے -

اسلام کے متعلق یورپ میں اس غلط فہمي کا سب سے بڑا سبب یه هے که یورپ اسلام کو شمشیر و قوت کا مذهب سمجهتا هے لیکن یه غلط هے که اسلئے قران (کریم) میں هے "وقاتلوا فی سبیل الله الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان الله لا یحب المعتدین" دوسري آیت میں هے "لا ینهاکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین و لم یخرجوکم من دیارکم ان تبروهم و تقسطوا الیهم ان الله یحب المقسطین"

خلیفه ثاني نے بطریق بیت المقدس سے جو معاهدہ کیا تها اسمیں انکي حمایت کي حفاظت کیگئي تهي اور انکو چند امتیازات دیے گئے تهے جو پورے کیے گئے - اسکا یه نتیجه هوا که عیسائي مسلمانوں کے ماتحت رهکر بهي بیخوف' ترقي پذیر اور خوشحال رهے' بلکه بسا اوقات اپنے هموطن مسلمانوں سے زیادہ ترقي انهیں نصیب هوئي -

دولت عثمانیه میں فسادات کے اسباب

جو شخص دقت نظر کے ساتھه ان خونریزیونکے اسباب سے بحث کریگا ' جو وقتاً فوقتاً مشرق میں ہوتی رہی ہیں ' وہ اس نتیجه پر پہنچ جاے گا که در اصل فتنه انگیز اغیار کے ہاتھه تھے جو مناسب مواقع پر لوگوں کو امادۂ فساد کرتے تھے اور وہ اپنی ساده لوحی کی وجه سے یه نہیں سمجھتے تھے که اسکا انجام اسدرجه کشت وخون اور یه ہولناک واقعات ہونگے - دروز' موارنه' صقالبه' اور بلغاریوں کے واقعات اسی ذیل میں ہیں -

میں ان مرتکبیں فظائع کو بےگناہ ثابت کرنا نہیں چاهتا بلکه میں یه کہنا چاهتا ہوں که اسلام نے قتل صرف دفاع کیلیے جائز رکھا ہے ' چنانچه قران (کریم) میں ہے : فان انتهوا فلا عدوان الا علی الظالمین -

اسمیں کوئی شک نہیں که بعض مسلمان غیرت دینی میں بہت زیاده غلو کرتے ہیں لیکن یه غلو خالص ترکوں میں بہت کم ہے جنکی تعداد کئی ملین ہے - زیاده تر یه غلو ان باشندگان ملک میں ہے جو اپنے ملک کے فتح ہونیکے بعد خود بھی حلقۂ اسلام میں داخل ہوگئے' لیکن اسلام نے انکے طبائع پر بہت کم اثر کیا ' اسلئے انکی قدیمی خانگی عداوتیں' سنگدلی اور خونریزی کا شوق ' اپنی اصلی حالت پر باقی رہیں - در حقیقت یه سخت غلطی ہے که انکے یه صفات تلاوت قران کا نتیجه قرار دیجاویں اسلیے که عثمانی رعایا میں عرب کے علاوہ دیگر قومیں عربی نہیں جانتیں' اور اسلئے قران نہیں سمجھتیں -

ہمارے اس قول کی تائید ان سیاحان یورپ کے بیان سے بھی ہوتی ہے جنھوں نے دولت سلجوقیه کے زمانه میں ترکی مرکزوں کا سفر کیا ہے - انکا یه بیان ہے که " ترکوں کا میلان طبع مہمان کی تعظیم' انتظام کی اطاعت' اور اہل ذمه کے ساتھه لطف و مہربانی کی طرف ہے "-

اگر موقع ہوتا تو میں زیاده تفصیل کے ساتھه لکھتا مگر ان لوگونکے رد میں جو کہتے ہیں که قران (کریم) مانع اصلاح ہے یا یه که علوم و فنون کی تحصیل سے روکتا ہے یا اہل ذمه پر جور وستم کو جائز رکھتا ہے صرف اسقدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں که اسلام اہل ذمه کو مذہبی آزادی دیتا ہے ' مسلم اور غیر مسلم رعایا میں مساوات قائم کرتا ہے ' اور انکو ذمی سے ملکی معاملات ہیں مشورہ کرنے سے نہیں روکتا -

آغاز اصلاح

اصلاح (جسکا وعدہ سنه ۱۸۵۶ع میں کیا گیا تھا) اُس کی ناکامیابی کا اعلان صحیح نہیں - یه خیال که اسلام مانع اصلاح ہے میں دکھلا چکا ہوں که بالکل غلط ہے پس یه صریح ظلم ہوگا اگر یه اعتقاد رکھا جائے که دولت عثمانیه اصلاحات کی بابت جو خیالات ظاہر کرتی ہے وہ اسکے اصلی خیالات نہیں ہیں -

دولت عثمانیه کے لئے سخت مشکلات در پیش ہیں - آبادی مختلف عناصر سے مرکب ہے' جسکے عقائد واغراض مختلف و متضاد ہیں ' جن پر وہم پرستی کا قبضه ہے ' جن پر تعصب مذہبی و جنسی چھایا ہوا ہے -

اسکی آبادی میں پہاڑی قومونکا عنصر بھی ہے ' جو کینه پرور ' انتقام پسند' اور فتنه پرداز ہیں - جنکی عام عادت فساد ' خونریزی' وحرمت دری ہے - یه حالات دولت عثمانیه ہی کے ساتھه مخصوص نہیں' یورپ پر بھی قرون متوسطه میں یه تمام واقعات گزرچکے ہیں کون ایسا ہے جو ان بغاوتوں سے واقف نہیں جس میں ہزاروں بیگنا ہونکے خون سے زمین لاله گوں ہوگئی تھی - مختلف عناصر و متعدد اقوام پر حکمرانی کرنے سے زیادہ مشکل کوئی شی نہیں ہوسکتی تاہم باوجود ان تمام موانع چند در چند کے دولت عثمانیه اصلاح کی ہمیشه کوشش کرتی رہی -

یہاں تک که غیر مسلم رعایا نے جب شکایت کی که جزیه کی وجه سے انمیں اور مسلم رعایا میں اک گونه تفریق ہوتی ہے' جو اصول مساوات کے خلاف ہے تو دولت عثمانیه نے جزیه بھی موقوف کردیا - اسی طرح مذہبی آزادی کا مطالبه کیا گیا تو قانون ارتداد منسوخ کردیا گیا پس یه مبالغه نہیں که مساعی اصلاح میں دولت عثمانیه کی کامیابی کے شواہد نہایت کثرت سے بیان کیے جاسکتے ہیں -

اور یه تو میرے علاوہ اور انگریز و روسی مصنفین نے بھی نہایت تاکید سے لکھا ہے که عثمانی کاشت کاروں کے حسن حال' با امنی و بیخوفی' باغات کی سرسبزی ' کھیتونکی پیداوار ' اور انکے جانورونکے موٹے تازے ہونے پر غیر عثمانی کاشت کار رشک کرتے ہیں - عیسائی کاشت کاروں کے گرجے ہر جگہه ہیں اور بلغاری مزارعین کی حالت مسلمان مزارعین سے کہیں زیاده اچھی ہے -

جو شخص ان حالات کو جانتا ہے اسکو سخت حیرت ہوتی ہے که ان حالات کے ساتھه ان روایات ظلم و تعصب کو کیونکر منطبق کرے جو دولت عثمانیه کے متعلق بیان کیے جاتے ہیں - میرا تو یه عقیدہ ہے که اس قسم کی افواہ اڑانے والے چند خود غرض لوگ ہیں جو اپنے مصالح کیلیے باب عالی کو بدنام کرتے ہیں اور اسکا سب سے بڑا ثبوت یه ہے که اجتک کوئی قابل تسلیم دلیل ان لوگوں نے نہیں پیش کی اور یه ظاہر ہے که کوئی الزام بغیر ثبوت کے کسیطرح قابل تسلیم نہیں ہو سکتا -

دولت عثمانیه میں اسوقت تک جس قدر اصلاحات ہو چکی ہیں اسکا وہی شخص اندزہ کرسکتا ہے جو دولت عثمانیه کے گذشته حالات سے واقف ہے - ابتداء تو اسی کا یقین نہیں کیا جاتا تھا که دولت عثمانیه میں اصلاحات کا ہونا بھی ممکن ہے' لیکن جسقدر قلیل مدت میں عظیم الشان اصلاحات جاری ہوگئیں اسکی نظیر یورپ میں بھی نہیں ملسکتی - اسوقت ضرورت صرف اسکی ہے که وسیع و دراز امن وقت دولت عثمانیه کو ملے -

موجودہ سفیر برطانیه کی قابلیت مشہور و معروف ہے انکا مقوله ہے که اعضاء مجلس شوری عثمانیه یورپ کی دیگر مجالس شوری کے اعضا سے ذکاوت و قابلیت میں کسی طرح کم نہیں ہیں انکے ہاتھوں بہت سے ایسے کام انجام پاچکے ہیں ' جو حب وطن کی روشن دلیل ہیں -

یه مجلس اصلاح انتظام' ترویج نظامہاے جدید' مختلف عناصر سلطنت کا اتحاد' اور مصلحت عامه کے مرکز نظر ہونیکی ایک ضمانت ہے ' یه مجلس اس امر کی دلیل ہے که عثمانیوں کے آئنده تمام کامونکا محور وطن ونفع وطن ہوگا "

ہمکو مسلمانوں کے متعلق یه بدگمانی نہیں کرنا چاهیے که وہ مجلس شوری سے بھاگتے ہیں - یه قطعاً غلط ہے - ایک مشہور متقلہ علامه احمد بن علاء الدین کہتے ہیں که " غیر مسلم کی پیروی کرنا جائز ہے ' بشرطیکه ملک کے فائدہ کیلیے ہو "-

عثمانی قوم کی روشن خیالی و اصلاح خیال کا ایک سبب یه بھی ہے که تمام ملک میں مختلف زبانوں میں نہایت کثرت سے اخبارات و رسائل شائع ہوتے ہیں ' جسمیں ملک کے حالات ' یورپین اخبارات کے خلاصے' ارباب سیاست کے حالات' موجودہ علوم اور نئے اکتشافات کے تذکرے ہوتے ہیں - یه معلوم ہے که اہل مشرق نہایت ذکی الطبع و زود فہم ہوتے ہیں - ان اخبارات کا انکے طبائع پر بہت جلد اثر پڑتا ہے - ٹائمز' ڈیلی نیوز' کانسٹیٹوشنل گورنمنٹ وغیرہ کے متعلق آج ہم دوکانداروںکو باتیں کرتے سنتے ہیں - کیا بیس برس پہلے بھی یه حالت تھی ؟

(باقی آئنده)

شؤون عثمانیہ

لڑائي کي اغلب رو

—*—

ایک تجربہ کار فوجي افسر کے قلم سے

سنہ ۱۸۷۸ ع میں روسي لشکر کے مقدمۃ الجیش نے خوشي کي ترنگ میں جب اس موج کو عبور کیا ' جو مناظر بحیرہ مار مورا اور انکي نگاہوں میں حائل تھي ' تو انکو دور سے افق پر ایک سیاہ دھبہ سا انکي جانب حرکت کرتا ہوا دکھائي دیا -

اسکے بعد جوکچھہ ہوا اسکا ذکر میں کئي مرتبہ اپنے ایک دوست جرمن افسر کي زبان سے سن چکا ہوں - سیاہ بادلوں میں بجلي چمکتي ہے اور پھر آن کي آن میں غائب ہو جاتي ہے - ٹھیک اُسي طرح تمام روسي بہادروں کي خوشي چھن گئي' اور چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں ' بحري طاقت کا بھرم ایک آن واحد میں نکل گیا ' استمبول پھر اسي طاقت کا حق مانا گیا' جو اس سے پہلے بحري راستوں پر حکومت کرتي تھي - یہ بھي ثابت ہوگیا کہ روسیوں کي ساري فوج ملکر بھي اُسے ترکي سے نہیں چھین سکتي - اسمیں کوئي کلام نہیں کہ لارڈ بیکنس فیلڈ کي "عزت صلح" کي پکار اسي علم کي بنیاد پر تھي -

اسوقت ایک نہایت ھي قلیل التعداد ترکي فوج ھم میدان جنگ میں بھیجنے کیلئے تیار کرسکے (کل ۷۲,۰۰۰ جوان) روسي طاقت اور اسکي فوجي تیاریوں کو پیش نظر رکھکر اسوقت ترکي کي جو حالت تھي ' وہ ریاستہائے بلقان و یونان کے مقابلہ میں آج کي حالت سے بہت بدتر تھي - اب جبکہ وہ اس حالت میں بھي ایک نہایت سخت مقابلہ میں کامیاب ھو چکي ھے ' تو ھمارے اس کہنے میں کونسا بعد عقلي ھے کہ وہ یقیناً موجودہ حملہ آورنکا بھي باوجود انکي عظیم الشان تیاریوں کے ' قلع و قمع کر دیگي - کیونکہ وہ پہلي سي شوکت و عظمت کے ساتھہ درۂ دانیال اور بحیرۂ اسود پر حکمراں ھے -

کسي قوم کي بري طاقت کا اندازہ ھمیشہ اسکي فوج کي تعداد کي کسي خاص کسر اور اسکي نقل و حرکت کي رفتار کے حاصل ضرب سے ھوا کرتا ھے ' اسیلئے حریفان نبرد ازما کي توپوں ' بندوقوں ' سامان اسلحہ ' اور ذخایر حرب کو دیکھکر جو اندازہ فریقین کي قوتوں کا کیا جاے گا ' وہ محض فرضي ھوگا - قوتوں کا اندازہ ھرگز صحیح نہیں ھوسکتا ' جبتک کہ رائج الوقت مغربي قواعد کے موافق سڑکوں ' ریلوے لائینوں ' خبر رساني کے وسائل اور رسد و سامان حرب رساني کے ذرایع کا پورے طور سے موازنہ نہ کیا جاے -

تعداد فوج اور ذخائر حرب بیشک فریقین کي قوتوں کے موازنہ کے لیے ایک صحیح مقیاس کا کام دیسکتے تھے ' اگر فیصلہ کن جنگ فریقین کے حدود مشترکہ سے برابر کے فاصلہ پر وقوع پذیر ھوتي ' لیکن بصورت موجودہ ترکوں کو بھلا ایسي کونسي ضرورت درپیش ھے کہ وہ خواہ نخواہ جنگ کیلئے ایسے محل کا انتخاب کریں ' جنسے انکو کئي طرح سے نقصان ھے - سین اسٹي فانو کے بعد ترکي اور انگریزي افسروں کے درمیان پورا مباحثہ ھوچکا ھے - لہذا اب یہ امر کسي طرح بھي قابل تسلیم نہیں ھوسکتا کہ ترک اپنے مفید مطلب مواقع سے نا اشنا ھوں -

جنگ ھائے ماقبل میں ترکوں کیلئے ھمیشہ اپنے ایشیائي مقبوضات کے مرکزي مقام سے فوجي جمعیت اور سامان حرب کے ذخائر کا میدان جنگ میں لانا ایک حل طلب معمہ رہا ھے - افواج متعینہ حدود شرقیہ کي نقل و حرکت اور انکي تیاري کیلئے مہینوں کي ضرورت ھواکرتي تھي - اثنائے سفر میں ھزاروں تو طعمہ نہنگ اجل ھوجاتے تھے ' اور اسي قدر چھوڑکر چلے جاتے تھے - مزید براں حدود کا کیز یا (کوہ قاف) کي جانب سے روسي حملہ کا دائمي خوف ترکوں کے بہت بڑے اور مفید حصہ کو ھمیشہ ناکارہ رکھتا تھا ' لیکن آج ملک کي حالت بالکل بدل گئي ھے - ایشیائي پہاڑوں کے جنوبي جوانب میں ریل کے جاري ھو جانے اور بحري راستہ کے کھل جانے سے یہ تمام فرضي خطرات بھاپ بنکر اڑگئے ھیں - قسطنطنیہ اور ٹریبي زونڈ کے مابین ۵۶۰ میل کا فاصلہ ھے - بحري راہ سے یہ طول طویل فاصلہ کل دو یوم کا قلیل سفر رہگیا ھے - بحیرہ اسود میں آج جتنے جہاز آمد و رفت کیلیے موجود ھیں ' وہ بوقت ضرورت اس کام کیلیے کافي ھین اگر ترکي حکومت زمانہ گذشتہ میں کل ڈھائي لاکھہ فوج مغربي حدود پر لیجاسکتي تھي ' تو اب ترکي حکومت ضرورت پڑنے پر اس سے تگني فوج اُسي قدر مصارف برداشت کرنے پر ایسي عجلت سے محل ضرورت پر پہنچا سکتي ھے ' جو آج سے پہلے کسي کے وھم و گمان میں بھي نہیں تھي -

اب ھم تھوڑے عرصہ کیلئے فرض کرلیتے ھیں (گو یہ مفروضات نہایت ھي غیر ممکن الوقوع اور واھمہ کي حدتک پہنچ جاتے ھوں) کہ یورپین سرحدوں پر معاملات نہایت ھي نازک صورت اختیار کرلیں اور بلقاني اپنے اندر بہت بڑا استحکام اور اجتماع پیدا کرکے جرمني کي سي تیاریوں کے ساتھہ بڑھیں ' اور بہادر ترکوں کو مقدونیہ سے ھٹا کر واپس چلے جانے پر مجبور کردیں ' اور کہ یوناني بیڑا ایسا عجیب القوت ھوجائے کہ وہ بحیرہ ایجیئن پر حکمراں ھوجائے - لیکن پھر بھي اس سے کوئي نتیجہ حاصل نہیں ھوگا - جس بہتر سے بہتر طریقہ سے ممکن ھوگا ' تمام عثماني جان فروش ایڈریا نوپل سے لیکر قسطنطنیہ تک پھیل جائینگے ' اور جاتے وقت راہ میں کل عیسائي رعایا کو تلوار کي گھاٹ اتارتے جائینگے [ترک مسلمان ھیں اور اسلام میں تو دشمنوں کے درختوں تک کو کاٹنا منع ھے ' بچوں اور غیر محارب رعایا کا تو کیا ذکر -]

ولنگٹن نے فرانسسیوں کے سامنے ویراني اور وحشت کا سمان پیش کرنے کي غرض سے تمام جنوبي پرتگال کو خالي کردیا تھا ' تو ایسي صورت میں کونسي وہ اخلاقي ذمہ داري ھے اور کونسا وہ طبعي فرض ھے جو ترکوں کو اپنے گردو پیش کي چیزوں کو تباہ کرنیسے روک سکتا ھے ؟ اب فرض کرو کہ اسوقت یا اس سے کسي پہلے مناسب موقعہ پر ترک ڈھائي لاکھہ کي جمعیت وارنا پرلا اتاریں ' جو انکے لئے کچھہ بھي مشکل نہوگا ' اور پھر شملا کي جانب بڑھہ جائیں تو وہ آساني سے دنیا کے سامنے دوبارہ پلیونا کا منظر پیش کر سکتے ھیں - اس سے زیادہ انکو اور کچھہ کرنا نہ ھوگا ' کیونکہ بعینہ اسي طرح جسطرح پلیونا نے تمام روسي جنگي کار روائیوں کو بے عمل کر رکھا تھا شتنجا بھي بلغاریوں کو کم از کم حاصل کردہ فوائد سے دست بردار ھونے اور جانب مشرق اپنے علاقہ کو سنبھالنے کیلئے مجبور کردیگا ' جسکي وجہہ یہ ھے کہ شتنجا ترکوں کے حق میں پلیونا سے بھي زیادہ مفید مقام

ہے - اتنی سی فوج سے اسپر حملہ کرنا بھی مشکل ہے - نیز سمندر کے کنارہ سے کل پچاس میل کے فاصلہ پر ہونے کی وجہہ سے کمک و غیرہ کا پہنچنا نہایت ہی آسان ہے - وارنا اور شملا کا نام لینے سے میرا مقصد صرف ان ہی دو مقاموں کی تخصیص و تحدید نہیں ہے' بلکہ کئی اور ایسے مقام پڑے ہوے ہیں ' جو ان دونوں جیسا ' بلکہ بعض صورتوں میں انسے بہتر کام دیسکتے ہیں ' اور ترک یقیناً انسے غافل نہیں ہو سکتے -

میرے یہ خیالات یقیناً ان خام کاران سیاست کو جو بہت جلد نتائج نکالنے اور پھر ان سے خوش ہونیکے خوگر ہیں ' بہت دقیانوسی معلوم ہونگے' لیکن امر واقع یہ ہے کہ جو صورت یہ جنگ (جہانتک کہ افواج اور بالخصوص توپخانے کی نقل و حرکت کا تعلق ہے) اختیار کر رہی ہے وہ بھی دقیانوسی ہی ہے -

* * *

ان اضلاع میں جہاں راستہ کا نام و نشان تک نہیں ' اور جہانکی زمین جاڑے کی بارشوں کے بعد ایک بے تھاہ دلدل کی صورت اختیار کرلیتی ہے ' فوری اجتماع محالات سے ہے -

ترک ۱۰۰ میل اندرون ملک میں بیٹھکر کسی صورت میں بھی جنگ کے نتائج سے موثر نہیں ہوسکتے - ترکوں کا کام اسوقت (انکے اپنے مشہور الفاظ میں) صرف " بیٹھے رہنا " ہوگا - پلیونا کی طرح اب بھی اعدا حملہ کر رہے ہیں اور وہاں توپخانہ کو کسی ٹھیک رخ پر رکھنا طبعاً محال ہے -

توپوں کے کسی رخ ٹھیک نہ بیٹھنے کی وجہ توپوں یا گھوڑوں کی قلت ہرگز نہوگی - اسکا کچھہ سبب تو یہ ہے کہ آنے والی ششماہی میں گھوڑوں کے چارہ وغیرہ کا انتظام بلغاریوں کیلئے ایک مشکل ترین کام ہوگا - نیز ایک بہت بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اعلے قسم کے توپخانوں کے سٹاف کو اسکا سلیقہ ہی نہیں کہ بڑی بڑی توپیں خاص حالات میں کیونکر بٹھائی جائیں ؟

مواقع جنگ پر تو شاید فریقین کی پیادہ فوج کے نظام اور استعمال اسلحہ جنگ کے سلیقہ میں کسی قسم کا فرق نہو' اور نہ ہونا چاہیے لیکن مشکل یہ ہوگی کہ ترکی جنرل تو اپنی توپوں کو بکمال جمعیت خاطر استعمال کر رہا ہوگا اور اسکے حریفوں کو ادھر ادھر مناسب مقام مدافعت کی تلاش میں ترکی توپوں کی انتشاری میں مارا مارا پھرنا پڑیگا -

ہماری باٹریاں اس کام کیلئے شاید کافی سے زاید نہوں اور اس کام کیلئے فرانس کی میدانی توپوں کی تعریف میں صرف " کافی عمدہ " سے زیادہ نہیں کہا جاسکتا - جونہی بلقانی سٹلجا یا کسی اور مناسب مقام کا (جسکو ترک دوسرا پلیونا بنانا چاہیں) محاصرہ کرلیں گے' قدرۃ اسی دم دوسری ترکی سرحدوں پر بلغاریہ وغیرہ کا دباؤ کم ہوجائیگا اور پھر وقت اور حالات خود بخود ترکوں کو بتا دینگے کہ کہاں انکو اپنی کل طاقت لاکر اکٹھا کرنا چاہیے - اگر یونانی بیڑے کو آخر میں ہزیمت ہو' جیساکہ یقیناً ہوگا' تو اور اڑھائی لاکھہ کی جمعیت عظیمہ ترک مقدونیہ میں لاکر جمع کردینگے - اگر معاملہ دگرگوں ہو تو برغاس سے جنوب بلقان کی جانب بڑھ جانا یقیناً ترکوں کے حق میں بہت سے مفید نتائج پیدا کریگا -

فی الحال تو آخری نتائج محض بصورت نظریات دماغ میں ہونے چاہیئں - اسوقت جو باتیں ہمارے پیش نظر ہیں وہ یہ ہیں کہ بحیرہ اسود پر غیر متنازع فیہ اثر و اقتدار کی بدولت تمام وہ قیاسات جنگی بنا محض اعداد شمار کے تنا سب پر ہے الکل

بھاپ بنکر اڑجاتے ہیں اور صورت وہی ہو جاتی ہے جو کہ برطانوی فوج کی ایک صدی پیشتر پرتگال میں ہوئی تھی -

رہی ترکوں کی مالی حالت' تو میں اسکے تمام پہلوؤں پر بحث کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا ' لیکن اگر ترکی اپنے تمام شاہی حقوق اور اقتدار کو بلا کسی قسم کا صدمہ پہنچائے قرضہ لے سکتی ' تو یہ ایک طے شدہ سوال ہو جاتا بشرطیکہ دول سٹہ رخنہ اندازیوں پر اتر نہ آئیں -

معرکہ قرق کلیسا کی تفصیل

تازہ عربی ڈاک سے

— * —

قرق کلیسا کے قریب جو جنگ ہوئی تھی اسمیں عثمانی فوج کی تعداد ۶۰ ہزار سے زائد نہ تھی لیکن انکے مقابلہ میں بلغاریوں کا ایک لشکر گراں تھا جو کسیطرح ڈھائی لاکھہ سے کم نہ تھا - بلغاریا نے جو طریقۂ جنگ تجویز کیا تھا اسکا یہ قدرتی نتیجہ تھا کہ قسطنطنیہ میں فوج لیجانے کے لیے ٹرینیں نہ رہیں - قسطنطنیہ سے جسقدر ٹرینیں آتی تھیں' ان سب کو آنے دیا جاتا تھا' مگر حدود بلغاریا سے قسطنطنیہ کوئی ٹرین واپس جانے نہیں دیجاتی تھی' بلغاریا کے پیش نظر جو نقطہ تھا وہ قرق کلیسا اور وہ لائن تھی جو ادرنہ اور قسطنطنیہ کے درمیان ہے - دفعۃً اعلان جنگ ہوا - قرق کلیسا میں فوج زیادہ نہیں تھی' مدد کیلیے فوراً فوج پہنچ سکتی تھی مگر مشکل یہ تھی کہ قسطنطنیہ میں گاڑیاں نہیں تھیں' اسکا انتظام یہ کیا گیا کہ دور دراز مقامات سے گاڑیاں منگوائی گئیں - سپہ سالار عام نے جو نقشہ جنگ تجویز کیا تھا اسکے ذریعہ سے بلغاری پوری طرح کچلے جاسکتے تھے' مگر عزیز پاشا سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے اس جنگ کو (جو ادرنہ کے قریب دھوکا دینے کی غرض سے کی گئی تھی) اصلی جنگ خیال کیا' اسلیے اس نقشہ جنگ پر عمل نہیں کیا گیا جو سپہ سالار عام کی طرف سے تجویز کیا گیا تھا -

اول تو جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا قرق کلیسا میں بہت تھوڑی فوج تھی اور اسکے مقابلہ میں بلغاری فوج بہت زیادہ تھی ثانیاً عثمانی فوج کو مدد پہنچنے کی کوئی امید نہ تھی -

ایک بلغاری سپہ سالار کی زبانی فرانس کے (ماتان) نے بیان کیا ہے کہ فتح قرق کلیسا بلغاری نقطہ خیال سے مہتم بالشان فتح سمجھی جاتی تھی اور اس لیے وہ اپنی پوری قوت خرچ کرڈالنا چاہتے تھے -

یہ تمام واقعات بلغاری فوج کے لیے جسقدر حوصلہ افزا تھے' اسی قدر عثمانی فوج کے لیے ہمت شکن تھے - ان پر سوء اتفاق سے یہ اور اضافہ ہوگیا کہ عین میدان جنگ میں پرنس عزیز الدین اور چند افسر بھاگ کھڑے ہوئے - پرنس ایک رسالہ کا کمان افسر تھا اسکے ہٹتے ہی وہ رسالہ تباہ ہوگیا اور اسکے بعد تمام فوج میں پریشانی پھیلگئی -

معلوم ہوتا ہے کہ اولاً عثمانی افسروں نے بندوقوں کی فیروں سے بھاگتی ہوئی فوج کو روکنا چاہا مگر کامیابی نہیں ہوئی اور ظاہر ہے کہ ۶۰ ہزار فوج میں جب پریشانی اور پراگندگی پھیل جاے تو اسکو چند گولیاں نہیں روک سکتیں - اسلیے عثمانی فوج کو واپسی کا حکم دینا پڑا - شکست کے یہ بعض اسباب ہیں' جنکا عثمانی اخبارات کی متفرق خبروں اور تاروں سے پتہ چلتا ہے - اب ہم حملہ کے آغاز سے لیکر سقوط قرق کلیسا تک کی خبریں مسلسل ترجمہ کردیتے ہیں' جو خبر رسانی کی عثمانی کمپنی ' نامہ نگاران اخبار' اور ہاواس ایجنسی نے شائع کی ہیں -

شہر آشوب اسلام

یا

تعزیت عیـــد

ھر قوم و ملت کے لیے سال بھر کے چند دن جشن و مسرت کے ھوتے ھیں ' اور مسلمانوں کیلیے بھی تھے ' لیکن جس قوم کا افتاب اقبال ڈوب چکا ھو ' اسکو صبح عید کی خوشیوں کی جگھہ شام زوال کے ماتم کا انتظار کرنا چاھیے - چولھا خاکستر سے بھرتا جاتا ھے ' اور نہیں معلوم چراغ کی آخری بھڑک کب تک قائم رھے ؟ قبل اسکے کہ زمانہ ھم پر ماتم کرے ' بہتر ھے کہ خود ھی اپنے اوپر رولین ' اور عید کی تہنیت کی جگھہ ایک دوسرے کو تعزیت کا پیغام پہنچائیں - ھمارے جلنے کیلیے جو آگ سلگائی گئی ھے ' اگر اُسے بجھا نہیں سکتے ' تو دامن سے ھوا تو دیسکتے ھیں ؟

درجنــوں بیـــکار نتـــواں زیستن آتشم تیـزست و دامـــان می زنم

اس ھفتے الھلال کی اشاعت کا دن اتفاق سے عین عید اضحی کا دن ھے ' جبکہ جشن و طرب کی صحبتوں نے آپکو اپنی طرف محو کرلیا ھوگا - تبریک و تہنیۃ کی صداوں کی آپکے پاس کمی نہ ھوگی ' ملامت نہ کیجیے اگر " تہنیت عید " کی جگھہ ایک " تعزیت عید " کی فغاں سنجی بھی آپسے چند لمحوں کی طالبگار ھو - اس عید کا سب سے بڑا عمل راہ الہی میں قربانیوں کا کرنا ھے ' سو اس مناسبت سے چند مناظر قربانیوں کے بھی آپکے پیش نظر ھیں - جس وقت آپکے سامنے وہ خون بہہ رھا ھو ' جو راہ الہی میں قیمتی جانوروں کا آپنے بہایا ھے ' تو اسوقت ان قربانیوں پر بھی ایک نظر ڈال لیجیےگا ' کہ انکا خون بھی اُسی خداے ذوالجلال کی راہ میں بہا ھے - البتہ فرق اتنا ھے کہ آپکی ھمت صرف یہیں تک تھی کہ اسکے لیے چند روپیوں کے جانور ذبح کروالیے ' مگر یہ وہ جانفروش تھے ' جنھوں نے اپنی جانوں اور جسموں کی قربانی سے کم کا اپنے دوست کو مستحق نہ سمجھا -

علی الخصوص اس مرقع اضحیہ عید کی پہلی قربانی ' جسکے ذبح کی چھری بھی ابتک اسکے سینے پر موجود ھے ...."

— * —

حکومت پر زوال آیا تو پھر نام و نشاں کب تک چراغ کشتۂ محفل سے اُٹھیگا دھواں کب تک
قبـاے سلطنت کے گر فلک نے کردیے پرزے فضاے آسمانی میں اُڑیں گی دھجیاں کب تک
مراکش جاچکا ' فارس گیا ' اب دیکھنا یہ ھے کہ جیتا ھے یہ ترکی کا مریض سخت جاں کب تک
یہ سیلاب بلا بلقان سے جو بڑھتا آتا ھے اسے روکے گا مظلوموں کی آھوںکا دھواں کب تک
یہ سب ھیں رقص بسمل کا تماشا دیکھنے والے یہ سیر انکو دکھائیگا شہید نیم جاں کب تک
یہ وہ ھیں ' نالۂ مظلوم کی لے جن کو بھاتی ھے یہ راگ ان کو سنائیگا یتیم ناتواں کب تک

* * *

کوئی پوچھے کہ اے تہذیب انسانی کے اُستادو ! یہ ظلم آرائیاں تاکے یہ حشر انگیزیاں کب تک
یہ جوش انگیزی طوفان بیداد و بلا تا کے ؟ یہ لطف اندوزی ھنگامۂ آہ و فغاں کب تک
یہ مانا تم کو تلواروں کی تیزی آزمانی ھے ھماری گردنوں پر ھوگا اس کا امتحاں کب تک
نگارستان خوں کی سیر گر تم نے نہیں دیکھی تو ھم دکھلائیں تم کو زخمہاے خوں چکاں کب تک
یہ مانا گرمی محفل کے ساماں چاھییں تم کو دکھائیں ھم تمھیں ھنگامۂ آہ و فغاں کب تک
یہ مانا قصۂ غم سے تمھارا جی بہلتا ھے سنائیں تم کو اپنے درد دل کی داستاں کب تک
یہ مانا تم کو شکوہ ھے فلک سے خشک سالی کا ھم اپنے خون سے سینچیں تمھاری کھیتیاں کب تک
عروس بخت کی خاطر تمھیں درکار ھے افشاں ھمارے ذرہ ھاے خاک ھونگے زرفشاں کب تک
کہاں تک لوگے ھم سے انتقام فتح ایوبی دکھاؤگے ھمیں جنگ صلیبی کا سماں کب تک
سمجھہ کر یہ کہ دھندلے سے نشان رفتگاں ھیں ھم مٹاؤگے ھمارا اس طرح نام و نشاں کب تک

* * *

زوال دولت عثماں ' زوال شرع و ملت ھے عزیزو ! فکر فرزند و عیال و خان و ماں کب تک
خدا را تم یہ سمجھے بھی کہ یہ طیاریاں کیا ھیں ؟ نہ سمجھے اب تو پھر سمجھوگے تم یہ چیستاں کب تک

* * *

پرستاران خاک کعبہ دنیا سے اگر اُٹھے تو پھر یہ احترام سجدہ گاہ قدسیاں کب تک
جو گونج اُٹھیگا عالم شور ناقوس کلیسا سے تو پھر یہ نغمۂ توحید و گلبانگ اذاں کب تک
بکھرتے جاتے ھیں شیرازۂ اوراق یزدانی چلیگی تند باد کفر کی یہ آندھیاں کب تک
کہیں اُڑکر نہ دامان حرم کو بھی یہ چھو آے غبار کفر کی یہ بے محابا شوخیاں کب تک
حرم کی سمت بھی صید افگنوں کی جب نگاھیں ھیں تو پھر سمجھو کہ مرغان حرم کے آشیاں کب تک

* * *

جو ھجرت کرکے بھی جائیں ' تو شبلی اب کہاں جائیں کہیں اب کیا کہ دامن گیری ھندوستاں کب تک

(۲۳ اکتوبر کو یہ تار آیا :)

ھافاس کمپنی کو معلوم ہوا ہے کہ تزار فوسیلو ' الصوبنا لولنک اور قرق کلیسا میں جنگ ہو رہی ہے -

اسلیے اسکے قبل قرق کلیسا پر بلقانی استیلا کی جو خبر شائع کی گئی تھی وہ ایک بلقانی آرزو تھی ' جو واقعہ کی صورت میں بذریعہ تار تمام دنیا میں شائع کردیگئی - اسکے بعد ۲۴ اکتوبر کو یہ تار موصول ہوا -

قرق کلیسا میں آج دن بھر شدید جنگ ہوتی رہی عثمانی فوج نے بلغاری فوج سے دو پوزیشن لےلیے - بلغاری فوج کا سخت نقصان ہوا -

اس خبر پر مجبوراً خود لندن میں یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ فتح قرق کلیسا کی خبر قبل از وقت شائع کردی گئی تھی ' اسکے بعد ۲۵ کو خاص قرق کلیسا کے متعلق کوئی تار نہیں آیا ۲۶ کو حسب ذیل تار موصول ہوا :

(انضولی حصاری ۲۶ اکتوبر)

قرق کلیسا میں سخت جنگ ہو رہی ہے -

اسی تاریخ کو ایک تار ھافاس کمپنی کے پاس آیا ' جس میں بیان کیا گیا -

کہ محمود مختار پاشا نے پراگندہ فوج کو جمع کر لیا ہے اور اب قرق کیسا پر حملہ کرنے والے ہیں -

یہ اُس طویل تار کا ایک حصہ ہے جسمیں پرنس عزیز الدین کے بھاگنے کا حال بیان کیا گیا ہے اسکے بعد ۲۸ کو یہ تار موصول ہوا -

(انضولی حصار ۲۷ اکتوبر شام)

قرق کلیسا کے مفتوح ہونیکے بعد شرقی لشکرگاہ عثمانی کی جانب فوج بھیجی گئی - سخت جنگ ہوئی بہادر ترکوں نے بلقانیوں کو قرق کلیسا سے نکالدیا - دشمن کا سخت نقصان ہوا -

لیکن یقیناً اسوقت تک قرق کلیسا کا قطعی فیصلہ نہیں ہوا تھا چنانچہ اسکے بعد ۳ بجے رات کو یہ تار آیا :

" ادرنہ میں ہم کو شاندار فتح ہوئی ہے اور قرق کلیسا میں بھی غلبہ ہماری طرف ہے " -

اسکے بعد ۲۹ اکتوبر کو یہ تار آیا -

(انضولی حصار ۲۸ اکتوبر ۱ بجے دن)

" قرق کلیسا میں دشمن کے پورے پندرہ ریجمنٹ تباہ ہوگئے دشمن کی فوج شکست کھاکے شہر سے دور بھاگ گئی عثمانی فوج کو آگے بڑھنے کا حکم ملا ہے " -

اسی تاریخ کو سرکاری طور پر بھی اسی مضمون کا تار شائع کیا گیا - اسکے بعد ۳۰ کو میدان جنگ کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی البتہ ان افسروںکی نسبت جو میدان جنگ سے بھاگے تھے یہ تار آیا کہ انکو گولی ماردی گئی - یہ یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ ان واقعات میں سے یا تو ریوٹر نے کسی کی خبر ہی نہیں دی ' یا دی تو اس طرح کہ اس سے صاف مطلب نہیں نکلتا تھا ' مگر افسروںکے گولی مارے جانیکی خبر نہایت جلی سرخی سے دیگئی تھی -

اسکے بعد سے عربی ڈاک میں خاص قرق کلیسا کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی مگر اڈیٹر المؤید نے عثمانی ذرائع سے خبروںکی تمہید میں یہ لکھا تھا :

" ہم کو آستانہ (قسطنطنیہ) کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سقوط قرق کلیسا سے قبل کے تمام واقعات کا خوف تو عثمانی افسروںکو تھا ' مگر خود قرق کلیسا کے نکل جانے کا وہم بھی نہیں تھا -

لیکن اسکے اسباب ناظرین کو معلوم ہو چکے ہیں - اور اشخاص جنگ نے اسکی یہ تلافی کی ہے کہ قرق کلیسا واپس لے لیا ہے "

اس تمام تفصیل کے پڑھنے کے بعد یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں -

(۱) فتح قرق کلیسا کی خبر قبل از وقت شائع کردیگئی تھی -

(۲) اسکے فتح کا سبب بلغاری فوج کی شجاعت نہ تھی بلکہ اسکا تعلق کچھہ تو ان تدابیر سے تھا جنکا انتظام بلغاریا نے اعلان جنگ سے پہلے ہی کرایا تھا اور کچھہ پرنس عزیز اور بعض دیگر افسروں سے کی بے ثباتی اور عیسائی فوج کی غداری سے تھا -

(۳) قرق کلیسا عثمانی فوج نے واپس لیلیا مگر ریوٹر نے اس خبر کو بالکل شائع نہیں کیا -

اسکے بعد کیا ہوا ؟ اسکے لیے آئندہ عربی ڈاک کا انتظار کرنا چاہیے -

---

تقویم الحرب

—*—

یعنی جنگ ترکی و یورپ کے مسلسل بترتیب تاریخ حالات

تازہ عربی ڈاک سے

—*—

(اناضولی ۱۲ اکتوبر ۱۱ بجے شب) ۴۰۰ بلغاری ہم نے قید کیے ہیں اور عثمانی بیڑا وارنہ میں ایک تار پیڈو کشتی پر قابض ہوگیا ہے -

---

ہم کو یہ خبر ملی ہے (اور اسکی تصدیق سرکاری طور پر بھی ہوگئی ہے) کہ پرشتنہ کے راستہ میں ایک سخت معرکہ ہوا جسمیں سرویا کی فوج کو بہت بری طرح شکست ہوئی ہے تفصیل ابھی نہیں معلوم ہوئی -

---

اسکوبہ سے یہ خبر ملی ہے کہ " پانچ دن سے بلغاری پرشتنہ کی طرف سے آرہے ہیں جابجا عثمانی فوج سے مقابلہ ہوا عثمانی فوج نے ہر جگہہ سخت شکستیں دیں ' کئی آدمی قید کرلیے اور کئی گھنٹہ تک انکا تعاقب کرتی رہی "

(اسکوب) مانٹی نیگرو کی فوج ۵۰۰۰ کی جمعیت سے طرزی کی طرف بڑھی اور ایک سخت خونریز جنگ ہوئی جسکے بعد انکو مجبوراً واپس ہونا پڑا پھر موریکواچ پر حملہ کیا اسمیں بھی انکو شکست ہوئی دشمن کو شکست دینے کے بعد ہم چھہ گھنٹہ تک مانٹی نیگرو کے حدود میں بڑھتے ہوے چلے گئے -

---

(اسکوب) اطراف برانہ میں عثمانی فوج کو فتح ہوئی اطراف برانہ کی پہاڑیاں عثمانی فوج نے واپس لیلیں دشمن کا سخت نقصان ہوا -

---

(اسکوب) عثمانی فوج نے مانٹی نیگرو کو شکست دیکے برانہ سے ہٹا دیا برد گوبجہ تک انکا تعاقب کیا - اب اس پر عثمانی علم لہرا رہا ہے -

---

(ادرنہ) بلغاری فوج حدود سے تجاوز کرکے درہ غیورواں تک آگئی عثمانی فوج سے مقابلہ ہوا لیکن بالآخر سخت نقصان کے بعد واپس چلی گئی بلغاری فوج نے دو پل داکنا میں سے اڑادیے تھے جو عثمانی فوج نے پھر تعمیر کرلیے -

(بخارست) ال زیدواج ' عورني ' اور برغاس کے درمیان سرحد پر عثماني اور سروي فوج سے مقابله هوا - چهه گهنٹه تک لڑائي هوتي رهي لیکن اسکے درمیان میں عثماني فوج سرویا کے حدود میں داخل هوگئي اور انکي فوجي ... پر قبضه کرلیا -

(اناضولي ۲۳ اکتوبر صبح ۷ بجکے ۴۰ منٹ)

نهریج (ادرنه) پر ایک سخت معرکه هوا جسمیں عثماني فوج کو شاندار کامیابي هوئي دشمن کي فوج میں ۳۰ هزار آدمي تھے - غنیمت میں ۱۱ توپیں ملیں - ایک افسر اور بہت سپاهي قید کیے گئے -

اشونیا میں بھي یوناني فوج سے ایک لڑائي هوئي اور اسمیں بھي هماري فوج کامیاب هوئي -

(بعد کاذار) استیلي ' جالي ' فرق ' اور قاضیکري ' حمیدیه میں لڑائي شروع هوگئي هے اسوقت تک ان تمام مواقع پر عثماني فوج کو فتح هو رهي هے خاصکوئي میں همیں پوري فتح هوگئي اور اسوقت تک اس شہر پر همارا قبضه هے (خاصکوئي بلغاریا کا ایک شہر هے جو ادرنه سے ۲۵ کیلومتر کي مسافت پر هے اسمیں اور بلغاري فلي پولي میں سو کیلومتر کا فاصله هے - الهلال) اسوقت هم شہر کتندیل کا محاصره کیے هوے هیں -

(بک ازغلي ۲۴ اکتوبر ۸ بجے) وادي مارز کي جنگ میں بلغاریا کے مقابله میں میدان همارے هاتهه رها -

(۵ بجے شام) چهارشنبه گذشته کو هماري غربي فوج سے (جو کمانور کے اطراف میں هے) لڑائي هوئي سرویا کي فوج جو اب تک بڑه رهي تهي ' سخت نقصان کے ساتهه شکست کھا کے واپس گئي - هماري فوج دور تک تعاقب کرتي هوئي چلي گئي هے -

(قسطنطنیه ۲۵ اکتوبر ۱۲ بجے دن)

ماراش میں بلغاریا سے جو لڑائي هوئي تهي اسمیں هماري فوج کو ۹ متر الئور قسم کي توپیں غنیمت میں ملیں ۱۴ افسر اور بہت سے سپاهي قید کیے ' هماري فوج قرجه علي (بلغاریا) کي طرف بڑه رهي هے - دشمن کو میدانهاے جنگ میں سخت نقصان هو رها هے -

باب عالي نے شائع کیا هے که سرویا کي فوج نے عثماني فوج پر حمله کیا جسکا مقابله دیر تک جاري رها سرویا کي فوج کو شکست هوئي - عثماني فوج حدود سرویا تک انکا تعاقب کرتي هوئي چلي گئي - لڑائي جاري هے -

ترکي اخبار اِقدام کا نامه نگار خاص متعینه حدود یونان فورزنه سے لکھتا هے :

۲۱ اکتوبر کو ینقطه اور صرنیه کے درمیاني میدان میں عثماني اور یوناني فوج میں مقابله هوا - دیر تک سخت جنگ هوتي رهي جنگ کا خاتمه پانچ هزار یونانیونکے قتل پر هوا -

باب عالي کي طرف سے شائع کیا گیا هے :-

عثماني فوج نے (جو سیاط واقع حدود بلغاریا میں موجود تهي) جب یه دیکھا که جس جگهه دشمن کي فوج قلعه بند هوئي هے وه نهایت مضبوط مقام هے تو اپني فوج کو لیکے واپس چلا آیا - بلغاریا کي فوج تعاقب کرتي هوئي عثماني حدود میں چلي آئي - یہاں پہنچکے عثماني فوج نے انکے میمنه پر حمله کیا جس سے دشمن کي جمیعت منتشر هوگئي عثماني فوج کو غنیمت میں دو توپیں ملیں - دشمن کے نقصانات کي صحیح مقدار معلوم نہیں -

قسطنطنیه میں وارنه کي تباهي کي یه تفصیل موصول هوئي هے :

عثماني بیڑے نے وارنه کا سرحدي حصه تباه کردیا ' اور ان تمام توپوں کو خاموش کردیا جن سے اس سرحد کے قلعے مضبوط کیے گئے تھے خود قلعونکو بھي مسمار کردیا - عثماني بیڑا جب واپس آیا تو دریا میں بلغاریا کي چار تار پیڈو کشتیوں کو دیکھا ان پر گولے پھینکنا شروع کیے ' ان کشتیونکي دیگوں اور نیز اور دیگر آلات کو اس درجه خراب کردیا که استعمال کے قابل نہیں رهیں -

جب عثماني بیڑا ورغاس پہنچا تو وهاں ایک جنگي نمایش کي گئي مگر کوئي بلغاري کشتي مقابله کے لیے نہیں نکلي -

ترکي اخبار صباح کا خاص نامه نگار احمد ماهر بک سیروز سے لکھتا هے :

۲۱ اکتوبر کو ادهم آغا محافظ موقع نوراقوب سے اور بلغاریا کي فوج سے خانلر میں مقابله هوا ' محافظ موصوف کو شاندار کامیابي هوئي - دشمن بهاگ گئے - غنیمت میں دو توپیں ملیں -

ترکي اخبار اِقدام کا نامه نگار خاص ادرنه سے یه تار دیتا هے :

۲ اکتوبر کو سرحد پر عثماني و بلغاري فوج سے سخت لڑائي هوئي عثماني فوج نے جو کمین گاه تیار کي تهي اسمیں چار سو بلغاري پھنس گئے عثماني فوج نے تمام بلغاریونکو قتل کر ڈالا -

لولیس میں یوناني فوج سے معرکه هوا جسمیں یونانیونکو شکست هوئي -

ایبک کے راسته میں عثماني اور مانٹي نیگروي فوج میں چند شدید معرکے هوے عثماني فوج کي تعداد بہت تهوڑي تهي اور اسکے مقابله میں مانٹي نیگرو کي فوج بہت تهي اسکے علاوه انکے ساتهه هزاروں مالیسوري بھي تھے لیکن بااین همه عثماني فوج نے شکست دي -

ساموس سے عثماني فوج واپس آگئي هے روس ' انگلستان ' اور فرانس نے اسکي حفاظت کي ذمه داري لي هے -

ترکي اخبار اِقدام کا نامه نگار خاص ماجد بک حدود اسکوب سے ۲۳ اکتوبر ۷ بجے شام کو یه تار بهیجتا هے :

کمانور میں عثماني ' بلغاري ' اور سروي فوج میں شدت سے جنگ هو رهي هے - اسوقت تک هماري فوج کو ۴ بلغاري اور ۶ سروي توپیں غنیمت میں مل چکي هیں هماري توپونکے گولے بیلاجیک اور نانوریتیش میں دشمنونکو تباه کر رهے هیں -

یهي تار غالب بختیار بک اور احمد حلیم بک نامه نگاران اخبار صباح کے پاس سے بھي آیا هے -

ترکي اخبار صباح کے نامہ نگار خاص نظمي بک ۲۲ اکتوبر کو ادرنہ سے تار دیتے ہیں :

مارلش میں بلغاري فوج تین ہزار کي جمعیت سے برسر پیکار ہوئي ' ۷ گھنٹہ تک برابر جنگ ہوتي رہي لیکن بالاخر بلغاري فوج کو شکست ہوئي ' ہماري فوج قرہ اغاج تک انکا تعاقب کرتي ہوئي چلي گئي تھي قاضي کوئي میں بلغاري شکست یافتہ فوج کي چار میداني توپیں اور ۷ جلد چلنے والي توپیں غنیمت میں ملیں ہیں ایک افسر اور بہت سے سپاہي بھي گرفتار ہوے ہیں -

---

مصري انجمن اعانت دولت عثمانیہ کي طرف سے پہلي قسط بیس ہزار مصري پونڈ کي بھیجي گئي ہے -

---

سرفیجہ سے (یونان کے قریب ایک مقام ہے) یہ تار آیا ہے کہ ان متعدد و مسلسل معرکوں میں جو حدود اضونہ پر ہو رہے ہیں اسوقت تک پندرہ سو یوناني قتل ہوچکے ہیں -

---

۱۸ اکتوبر کو عثماني فوج فاکلا فا کي طرف بڑھي اور مانتني نیگرري فوج کو عثماني حدود سے نکالدیا اسکے بعد اندرہ ویم پر حملہ کیا اور وہاں دشمن کا شیرازہ برہم کردیا اب وہ پھر اپني قوت جمع کر رہي ہے -

---

اسکوب کي ایک تار برقي سے معلوم ہوتا ہے کہ تروزي کا معرکہ سخت خونریز تھا - مانتني نیگرري اور مالیسوري فوج نے ملکے تروزي ' شیشانیق ' فرانیہ ' بان ' اور ہلیم پر حملہ کیا عثماني فوج نے بہادرانہ مدافعت کي ' اور پھر ترابوش کي طرف سے حملہ کیادیر تک جنگ ہوتي رہي دشمن کو شکست ہوئي اور بارہ سو زخمي چھوڑ کے بھاگ گئے -

---

کل ایک عثماني افسر ہوائي جہاز میں ادرنہ گیا تھا جو بخیریت واپس آگیا اسکا بیان ہے کہ عثماني فوج کي حالت بہت اچھي ہے دشمن قلعوں کے قریب نہیں آتے ہیں اسوقت تک کسي حصہ پر قابض نہیں ہوے ہیں -

---

جون ترک کو ادرنہ سے یہ خبر معلوم ہوئي ہے کہ ۲۲ اکتوبر کو تشالي قاراق میں عثماني اور بلغاري فوج میں لڑائي ہوئي جسمیں بلغاري سواروں کا ایک گروہ برباد کردیا گیا -

---

اخبار مذکور کو یہ بھي معلوم ہوا ہے کہ قاضي کوي میں شدید خوں ریزي ہوئي - بلغاریوں اور سرریوں کو سخت شکست ہوئي اور سامان جنگ کا بھي شدید نقصان ہوا -

---

اخبار مذکور کو یہ بھي معلوم ہوا ہے کہ مارلش میں سات گھنٹہ تک جنگ ہوتي رہي دشمن شکست کھاکے پیچھے ہٹگئے - عثماني فوج کو غنیمت میں کئي توپیں ملیں - سرکاري طور پر یہ خبر شائع کي گئي ہے کہ مانتني نیگرري فوج کو برانہ کي طرف بھي شکست ہوئي ہے اور عثماني فوج حدود مانتني نیگرو میں بڑھ رہي ہے -

---

سر فیجہ سے خبر آئي ہے کہ یوناني سوارونکي پلٹن کو (جو السوینہ کي طرف بڑھ رہي تھي) عثماني فوج نے گرفتار کر لیا ہے اور انکے گھوڑے توپوں میں جوتے جا رہے ہیں -

---

ترکي اخبار صباح کا نامہ نگار میدان جنگ سے لکھتا ہے کہ جنگ مارلش میں تیس ہزار بلغاري تھے ۹ گھنٹہ تک مسلسل لڑائي ہوتي رہي اسکے بعد سخت نقصان کے ساتھہ بلغاري واپس گئے -

نامہ نگار مذکور کا بیان ہے کہ " بلغاري فوج نے خاصکوي کي طرف سے حملہ کیا اسمیں انکو شکست ہوئي پھر تاتار حمیدیہ کي طرف سے حملہ کیا اسمیں بھي شدید نقصان کے ساتھہ شکست ہوئي پھر استبیلي کے پاس سے حملہ کیا اسمیں بھي ناکام واپس گئے " -

---

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ مصطفي پاشا کے پل کے پاس قاضي کوي میں بلغاري پیادوں اور سواروں ' دونوں کو شکست ہوئي -

---

اخبار صباح کا نامہ نگار سالونیکا سے لکھتا ہے کہ ۲۲ اکتوبر کو جنگ برشتنہ میں عثماني فوج حدود سرویا میں دو گھنٹہ تک بڑھتي ہوئي چلي گئي اور فورشونلي پر قبضہ کر لیا برانہ کي طرف سے مانتني نیگرري فوج نے تعرض کیا مگر شکست کھا کے بھاگ گئي -

---

شرکۃ عثمانیہ کو ۳۰ اکتوبر کو ذیل کا تار موصول ہوا ہے :

" سپہ سالار عام کے وکیل نے میدان جنگ سے لکھا ہے کہ عثماني فوج نے (جو اسوقت متیر وقتزا میں ہے) دشمنوں پر حملہ کیا عثماني فوج کو شاندار کامیابي ہوئي دشمن کي فوج نے شنغرہ میں پناہ لي - دشمن کے مقدمۃ الجیش کے کل سواروں کا رسالہ پراگندہ اور منتشر کر دیا گیا -

---

عثماني فوج نے دشمن کے اس مقدمۃ الجیش پر (جو مار ابترمین ہے) حملہ کیا - دشمن کي فوج سخت نقصان کے بعد سراے کوئي وکمال کوي میں پناہ گزیں ہوگئي -

کامل پاشا (صدر اعظم)

سرویا کے مقابلہ میں ہماري کمانووا کي شاندار کامیابي کے بعد دشمن کي فوج نے سرویا اور مانتني نیگرو کے حدود کي طرف سے قرب و جوار کے چھوٹے چھوٹے دیہاتوں پر حملے کیے جسمیں باشندوں کو تہ تیغ کیا گیا اور مکانات جلادے گئے لوگوں کو جب یہ خبر معلوم ہوئي تو اپني جانیں بچانے کے لیے پھر چھوڑ چھوڑ کے بھاگنے لگے سرکاري ملازموں نے بھي سرکاري مکانات چھوڑ دیے ' دشمن کي فوج کو میدان خالي ملا - اس نے چھوٹے چھوٹے گاؤں پر قبضہ کرلیا ' مگر ہماري شرقي فوج کي حالت اچھي ہے کل ہي سپہ سالار عام کے پاس سے تار آیا ہے اسمیں وہ لکھتے ہیں " کہ شمال قرق کلیسا میں لڑائي ہوئي جسمیں دشمن کي فوج کا اسقدر سخت نقصان ہوا کہ آج تک فوج کا نظام درست نہیں ہوسکا - "

دانش (وزیر داخلیہ)

شرکت عثمانیہ کو یکم نومبر کو حسب ذیل تار باب عالي سے موصول ہوا ہے :

نائب سپہ سالار عام نے بیار حصار سے ایک تار دیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل جنگ میں دشمن کي فوج کو سخت نقصان پہنچا ' توپخانہ کا سامان - پیادوں کے ہتھیار اور دیگر سامان جنگ عثماني فوج کو غنیمت میں ملا -

کامل (صدر اعظم)

اخبار صباح کا خاص نامہ نگار نظمي بک دیزہ سے لکھتا ہے :
" ۲۶ اکتوبر کے معرکہ میں ہماری فوج کو دشمنونکے مقابلہ میں نمایاں کامیابي ہوئي دشمنوںکي توپیں خاموش کردیگئیں مقتل حسین آغا میں بلغاري فوج کي تین توپیں ملیں اور بہت سے سپاہي قید ہوے "

اخبار صباح کا نامہ نگار محمد صادق بک تار دیتا ہے " آسٹروي اخبارات کو بلغراد (دارالسلطنت سرویا) سے یہ تار ملا ہے کہ ۲۶ ریل گاڑیاں سروي مجروحین سے بھري ہوئي آئي ہیں "

اخبار صباح کا نامہ نگار اسم بک دمیرطاش (ادرنہ) سے تار دیتا ہے کہ قلعہاے ادرنہ کے شرقي حصہ میں بلغاري مقتولین کي تعداد ہزاروں تک پہنچي ہوئی ہے

اخبار مذکور کا نامہ نگار کنعان بک ادرنہ سے لکھتا ہے کہ قلعہاے ادرنہ کے جوانب و اطراف میں بلغاري مقتولین کي ہزاروں لاشیں سڑ رہی ہیں ' بلغاري فوج تو سخت شکست کي وجہ سے انہیں اٹھا نہیں سکي ' مگر اس خیال سے کہ آب و ہوا نہ خراب ہوجاے ' عثماني فوج ان لاشونکو اٹھا رہي ہے ' ۲۶ اکتوبر کے معرکہ میں (جسکي لاشوں کا اسوقت ذکر ہے) عثماني فوج کو بلغاري فوج کي اعلی قسم کي بہت سي بندوقیں اور حیوانات غنیمت میں ملے اور بہت سے سپاہي بھي گرفتار ہوے ہیں

کنعان بک نامہ نگار اخبار اقدام ادرنہ سے تار دیتا ہے :-
" ادرنہ کي عثماني فوج دو دن تک لڑتي رہي بالاخر ۲۵ کو دشمن کو شکست دي غنیمت میں دس توپیں اور جانور ملے "
نامہ نگار مذکور لکھتا ہے :
" معرکہ مقام حسن آغا کے قیدیونکي تعداد ۱۲ سو ہے "

(بک اوغلی ۲ نومبر ۷ بجے شام)

بینا حصار کي فتح کے بعد ہمارا لشکر شمال کي طرف بڑھا ' دشمن کے میسرہ پر حملہ کیا - جس سے انکا سخت نقصان ہوا ' غنیمت میں اسلحہ و سامان جنگ بکثرت ہاتھ آیا "

میدان جنگ سے اسوقت تک کي آئي ہوئي خبریں بتلاتي ہیں کہ ایک سخت جنگ ہو رہي ہے غلبہ اسوقت تک عثمائي فوج کو ہے -

(بک اوغلي ۳ نومبر ۹ بجکے ۴۰ منٹ)

عثماني اور بلغاري فوج میں برابر لڑائي ہورہي ہے اسوقت تک نصرت و فتح ہمارے ساتھہ ہے -

کل طونجہ کے معرکہ میں بلغاریوں کو شرمناک شکست ہوئي غنیمت میں بہت ساسامان جنگ ملا -

ویزہ ' لولوبرغاس ' اور بابا اسدي میں پانچ دن سے برابر جنگ ہورہي ہے ان تمام مقامات میں اسوقت تک فتح ہمارے ساتھہ ہے -

فہرست

زراعانۂ ہلال احمر

ان اللہ اشتري من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنہ

(۱)

میاں عمر بخش صاحب	۱۰۰۰	نور احمد صاحب	۱۰
فیروز صاحب زمیندار	۱۰۰	غلام حسین صاحب	۲۵
حافظ غلام سرور صاحب	۱۰۰	محمد عالم صاحب	۵۰۰
فقیر محمد ور پر محمد صاحبان	۱۰۰	محمد حسین صاحب	۱۰
الہ بخش صاحب	۱۰۰	رمضان صاحب	۱۰۰
الہ بخش صاحب مشترکہ	۲۵۰	فقیر محمد صاحب	۵۰
محمد رفیق صاحب	۱۰	شیخ احمد صاحب	۵
میاں محمد صاحب	۱۰	غلام محمد ثنو صاحب	۱۰۰
منشي سفدر خاں صاحب	۴	نواب میاں محمد صاحب	۱۰۰
حاجي جاني صاحب	۵	محمد حسین محمد الدین صاحبان	۱۰
قادر بوسف صاحب	۱۰	مستان صاحب	۵۰
محمد عفور صاحب	۲	سفدر خاں صاحب	۱۰
جیلاني قادر صاحب	۱۵	میاں محمد صاحب زمیندار	۱۰
حاجي آغا جان صاحب	۲۰	ملک قمر الدین صاحب	۲
عبد الحکیم صاحب	۳	محمد کریم صاحب	۲۷
رمضان خاں صاحب	۱۵	محمد سلطان صاحب	۱۰۰
جھونا ڈھیرو صاحب	۲۰	حاجي رحمت اللہ صاحب	۵
غلام رسول صاحب	۱۳	احمد خان صاحب	۵۰
محمد یوسف صاحب	۲۵	گل محمد صاحب	۲
فقیر محمد صاحب	۱۵	سرور خالق شاہ صاحب	۲۵
غلام ہمداني صاحب	۲۵	غلام جیلاني صاحب	۴۰
غلام رباني صاحب	۵۰	نواب خان صاحب	۱۰۰
حاجي قادر بخش صاحب ملا ڈھیرو	۴۰	اہلیہ غلام جیلاني صاحب	۲۰۰
غلام حسین صاحب بجوزیا	۵	حاجي غلام محمد صاحب	۱۱۰
حاجي ملا محمد احمد الدین صاحب	۱۰۰	شیخ ولایت صاحب	۱۰۰
غلام محمد نوائي صاحب	۲۰	ملک صاحب	۵
پیر محمد الہي بخش صاحب	۲۰	شیخ کالو صاحب	۲۰
سائیں صاحب	۵	کالي داس صاحب (ایک ہندو فیاض)	۱۰
غلام حسین صاحب	۱	میاں محمد صاحب	۲
پیر محمد صاحب	۴	فضل الہي الہ بخش صاحبان	۲۰
غلام محمد صاحب بقال	۵۰	غلام قادر محمد یوسف صاحب	۸۰
محمد سعد صاحب	۸۰	کشنو بائو (ایک ہندو فیاض)	۲۰۰
عبد الرحمان صاحب	۲۰۰	ابراهیم	۱۰۰
فضل حسین صاحب	۵۰	غلام قادر صاحب چودھری	۱۵
عبداللہ صاحب	۵	علي محمد صاحب	۱۰
شیر محمد صاحب	۲	غلام جیلاني صاحب	۲
غلام خان صاحب	۱۵۰	میزان	۴۸۱۱

Printed & Published by MOULANA A. K AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. & Pblg. Hou[illegible] 7/1 McLe[illegible] Street, CALCUTTA.

آئندہ نمبرون کیلئی جو تصویرین طیار ہین

(آن مین سی بعض کی فہرست)

(* مشاہیر *)

(۱) امیر عبدالقادر الجزائری

(۲) ابوالاحرار مدحت پاشا

(۳) شیخ احمد السنوسی

(٤) سید ادریسی امام یمن

(٥) امیر علی پاشا بن عبدالقادر الجزائری

(٦) امیر عبدالقادر ثانی بن امیر علی پاشا

(۷) ہز ایکسلنسی محمود شوکت پاشا

(۸) ادہم پاشا کمانڈر طبروق

(۹) ڈاکٹر کریم نباتی بك (بنغازی)

(۱۰) بك باشی فتحی بك سابق نائب قنصل (تیونس)

(۱۱) سولہ برس کی عمر کا ایك عثمانی مجاہد

(۱۲) قسطنطنیہ کی موجودہ وزارت

(۱۳) ایرانی مجاہدین کا ماتم سرا

(١٤) ایرانی مجاہدین کا حملہ

(١٥) احمد خیری بك

(١٦) طرابلس کا ممبر پارلیمنٹ فرہاد بك اور شیخ القبائل عرب

(مناظر جنگ)

(۱۷) طرابلس مین مسیحی تہذیب کی چار خونین مناظر

(۱۸) اٹالین ہوائی جہاز . . . ین کو کیمپ پر کاغذات پھینك رہی ہین

(۱۹) طبروق . . حرکہ

(۲۰) . . رت پر گولہ باری

(۲۱) بیروت بنك کی شکستہ دیوارین

[۲۲] [روڈس] مین اٹلی کا داخلہ

[۲۳] طرابلس مین اٹالین کیمپ

[٢٤] اٹالین کیمپ کی عدالت مین عرب مجرم

[٢٥] مجاہدین کی عورتین اور بچی میدان جنگ مین

(ایران)

[٢٦] تبریز مین روسی لشکر کی لعنت

[۲۷] آذر بائیجان مین روسی داخلہ

[۲۸] ایران کی سرداران قبائل

(مراکش)

[۲۹] مراکش مین فرانسیسی درندونکا کشت و خون

[۳۰] طنجہ مین قبائل کا حملہ

[۳۱] فاس کا قصر حکومت

(عام مناظر وتصاویر)

[۳۲] عثمانی پارلیمنٹ کا افتتاح

[۳۳] سلطان المعظم پارلیمنٹ مین

[٣٤] عید دستور

[۳۵] [روڈس] کی بعض مناظر

[۳٦] ڈاڑدنیلز کا ایك منظر

[۳۷] [ہلال احمر] مصر کا گروپ

[۳۸] فرانس کی [ہلال احمر] کا طبی وفد

* * *

[۳۹] [قونیہ] مین ایك اسلامی اثر قدیم کا انکشاف

[٤٠] سنہ ۷۰ ہجری کی ایك تحریر کا عکس

[٤١] حکیم مومن خان .. مومن ..

[٤٢] نواب ضیاء الدین خان .. منیر ..

[٤٣] مرزا [صائب] کی دستخطی دیوان کا ایك صفحہ

[٤٤] مرزا غالب کا ایك دستخطی خط

[٤٥] [بہادر شاہ] کا بستر مرگ